ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى

(سورۃ البقرہ :265)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر یا اذیت دے کر ضائع نہ کیا کرو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 67

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 33

شرح چندہ

سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈ

یا 80 ڈالر امریکن

80 کینیڈین ڈالر

یا 60 یورو

4/ذوالحجہ 1439 ہجری قمری ● 16/ظہور 1397 ہجری شمسی ● 16/اگست 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10/اگست 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

وہ خدا ہی ہے جو تمام تعریفوں کا مستحق ہے یعنی اس کی بادشاہت میں کوئی نقص نہیں

اور اس کی خوبیوں کیلئے کوئی ایسی حالت منتظرہ باقی نہیں جو آج نہیں مگر کل حاصل ہوگی اور اس کی بادشاہت کے لوازم میں سے کوئی چیز بے کار نہیں

تمام عالموں کی پرورش کر رہا ہے، بغیر عوض اعمال کے رحمت کرتا ہے اور نیز بعوض اعمال رحمت کرتا ہے، جزا سزا وقت مقرر پر دیتا ہے

اُسی کی ہم عبادت کرتے ہیں اور اُسی سے ہم مدد چاہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہمیں تمام نعمتوں کی راہیں دکھلا اور غضب کی راہوں اور ضلالت کی راہوں سے دور رکھ

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

البتہ مسیح کا باغ میں اپنے بچ جانے کیلئے ساری رات دعا کرنا اور دعا قبول بھی ہو جانا جیسا کہ عبرانیاں 5۔ آیت 7 میں لکھا ہے مگر پھر بھی خدا کا اُس کے چھڑانے پر قادر نہ ہونا یہ بزعم عیسائیاں ایک دلیل ہو سکتی ہے کہ اُس زمانہ میں خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں تھی مگر ہم نے اس سے بڑھ کر ابتلا دیکھے ہیں اور اُن سے نجات پائی ہے ہم کیونکر خدا کی بادشاہت کا انکار کر سکتے ہیں کیا وہ خون کا مقدمہ جو میرے قتل کرنے کیلئے مارٹن کلارک کی طرف سے عدالت کپتان ڈگلس میں پیش ہوا تھا وہ اُس مقدمہ سے کچھ خفیف تھا جو محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے نہ کسی خون کے اتہام سے یہودیوں کی طرف سے عدالت پیلاطوس میں دائر کیا گیا تھا مگر چونکہ خدا زمین کا بھی بادشاہ ہے جیسا کہ آسمان کا اس لئے اُس نے اس مقدمہ کی پہلے سے مجھے خبر دے دی کہ یہ ابتلا آنے والا ہے اور پھر خبر دے دی کہ میں تم کو بَری کروں گا اور وہ خبر صدہا انسانوں کو قبل از وقت سنائی گئی اور آخر مجھے بَری کیا گیا پس یہ خدا کی بادشاہت تھی جس نے اس مقدمہ سے مجھے بچا لیا جو مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے اتفاق سے مجھ پر کھڑا کیا گیا تھا ایسا ہی نہ ایک دفعہ بلکہ بیسیوں دفعہ میں نے خدا کی بادشاہت کو زمین پر دیکھا اور مجھے خدا کی اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الحدید:3) یعنی زمین پر بھی خدا کی بادشاہت ہے اور آسمان پر بھی۔ اور پھر اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (یٰس:83) یعنی تمام زمین و آسمان اُس کی اطاعت کر رہی ہے جب ایک کام کو چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا تو فی الفور وہ کام ہو جاتا ہے اور پھر فرماتا ہے وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (یوسف:22) یعنی خدا اپنے ارادہ پر غالب ہے مگر اکثر لوگ خدا کے قہر اور جبروت سے بے خبر ہیں غرض یہ تو انجیل کی دعا ہے جو انسانوں کو خدا کی رحمت سے نومید کرتی ہے اور اس کی ربوبیت اور افاضہ اور جزا سزا سے عیسائیوں کو بے باک کرتی ہے اور اس کو زمین پر مدد دینے کے قابل نہیں جانتی جب تک اس کی بادشاہت زمین پر نہ آوے لیکن اس کے مقابل پر جو دعا خدا نے مسلمانوں کو قرآن میں سکھلائی ہے وہ اس بات کو پیش کرتی ہے کہ زمین پر خدا مسلوب السلطنت لوگوں کی طرح بے کار نہیں ہے بلکہ اس کا سلسلہ ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مجازات زمین پر جاری ہے اور وہ اپنے عابدوں کو مدد دینے کی طاقت رکھتا ہے اور مجرموں کو اپنے غضب سے ہلاک کر سکتا ہے وہ دعا یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○ آمین۔

ترجمہ۔ وہ خدا ہی ہے جو تمام تعریفوں کا مستحق ہے یعنی اس کی بادشاہت میں کوئی نقص نہیں اور اس کی خوبیوں کیلئے کوئی ایسی حالت منتظرہ باقی نہیں جو آج نہیں مگر کل حاصل ہوگی اور اس کی بادشاہت کے لوازم میں سے کوئی چیز بے کار نہیں تمام عالموں کی پرورش کر رہا ہے بغیر عوض اعمال کے رحمت کرتا ہے اور نیز بعوض اعمال رحمت کرتا ہے جزا سزا وقت مقرر پر دیتا ہے اُسی کی ہم عبادت کرتے ہیں اور اُسی سے ہم مدد چاہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہمیں تمام نعمتوں کی راہیں دکھلا اور غضب کی راہوں اور ضلالت کی راہوں سے دور رکھ۔

یہ دعا جو سورۃ فاتحہ میں ہے انجیل کی دعا سے بالکل نقیض ہے کیونکہ انجیل میں زمین پر خدا کی موجودہ بادشاہت ہونے سے انکار کیا گیا ہے پس انجیل کے رو سے نہ زمین پر خدا کی ربوبیت کچھ کام کر رہی ہے نہ رحمانیت نہ رحیمیت نہ قدرت جزا سزا کیونکہ ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں آئی۔ مگر سورۃ فاتحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت موجود ہے اسی لئے سورۃ فاتحہ میں تمام لوازم بادشاہت کے بیان کئے گئے ہیں ظاہر ہے کہ بادشاہ میں یہ صفات ہونی چاہئیں کہ وہ لوگوں کی پرورش پر قدرت رکھتا ہو سو سورۃ فاتحہ میں ربُّ العالمین کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا گیا ہے۔ پھر دوسری صفت بادشاہ کی یہ چاہئے کہ جو کچھ اُس کی رعایا کو اپنی آبادی کیلئے ضروری سامان کی حاجت ہے وہ بغیر عوض ان کی خدمات کے خود رحم خسروانہ سے بجالاوے سو الرحمٰن کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کر دیا ہے۔ تیسری صفت بادشاہ میں یہ چاہئے کہ جن کاموں کو اپنی کوشش سے رعایا انجام تک نہ پہنچا سکے ان کے انجام کیلئے مناسب طور پر مدد دے۔ سو الرحیم کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا ہے چوتھی صفت بادشاہ میں یہ چاہئے کہ جزا و سزا پر قادر ہو تا سیاست مدنی کے کام میں خلل نہ پڑے سو مالک یوم الدین کے لفظ سے اس صفت کو ظاہر کر دیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سورۃ موصوفہ بالا نے تمام وہ لوازم بادشاہت پیش کئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت اور بادشاہی تصرفات موجود ہیں چنانچہ اُس کی ربوبیت بھی موجود اور رحمانیت بھی موجود اور رحیمیت بھی موجود اور سلسلہ امداد بھی موجود اور سلسلہ سزا بھی موجود غرض جو کچھ بادشاہت کے لوازم میں سے ہوتا ہے زمین پر سب کچھ خدا کا موجود ہے اور ایک ذرہ بھی اُس کے حکم سے باہر نہیں ہر ایک جزا اس کے ہاتھ میں ہے ہر ایک رحمت اُس کے ہاتھ میں ہے مگر انجیل یہ دعا سکھلاتی ہے کہ ابھی خدا کی بادشاہت تم میں نہیں آئی اُس کے آنے کیلئے خدا سے دعا مانگا کرو تا وہ آ جائے یعنی ابھی تک ان کا خدا زمین کا مالک اور بادشاہ نہیں اس لئے ایسے خدا سے کیا امید ہو سکتی ہے سنو اور سمجھو کہ بڑی معرفت یہی ہے کہ زمین کا ذرہ ذرہ بھی ایسا ہی خدا کے قبضہ اقتدار میں ہے جیسا کہ آسمان کا ذرہ ذرہ خدا کی بادشاہت میں ہے اور جیسا کہ آسمان پر ایک عظیم الشان تجلّی ہے زمین پر بھی ایک عظیم الشان تجلّی ہے بلکہ آسمان کی تجلّی تو ایک ایمانی امر ہے عام انسان نہ آسمان پر گئے نہ اُس کا مشاہدہ کیا مگر زمین پر جو خدا کی بادشاہت کی تجلّی ہے وہ تو صریح ہر ایک شخص کو آنکھوں سے نظر آ رہی ہے۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 37 تا 40)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

یہ بات یاد رکھیں کہ جماعت کی ترقی، اسلام کے پھیلاؤ اور امن عالم کا قیام بنیادی طور پر نظام خلافت سے وابستہ ہے

اس لئے میں آپ تمام احباب جماعت احمدیہ گھانا کو تلقین کرتا ہوں کہ ہمیشہ خلافت سے پوری طرح اخلاص و وفا کا تعلق رکھیں

ملک کی محبت کے اظہار میں ایک مثالی شہری کا نمونہ پیش کریں کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ وطن کی محبت ہمارے ایمان کا لازمی حصّہ ہے

ایم.ٹی.اے دیکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس کی طرف خصوصی توجہ دلانی چاہئے تاکہ

ایم.ٹی.اے پر دکھائے جانے والے معیاری پروگراموں کو دیکھ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم اور جماعت احمدیہ کی سچائی سے فائدہ اٹھا سکیں

86ویں جلسہ سالانہ گھانا منعقدہ مورخہ 4 تا 6؍جنوری 2018 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

مورخہ 4 تا 6؍جنوری 2018 جماعت احمدیہ گھانا کا 86ویں جلسہ سالانہ ''باغ احمد'' میں منعقد ہوا۔ ''باغ احمد'' 460؍ایکڑ پر مشتمل ایک خوبصورت قطعہ زمین ہے جہاں ہر سال جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ مغربی افریقہ کے پُرامن اور رواداری کی فضا والے ملک گھانا کا پورا نام جمہوریہ گھانا ہے۔ مملکت کا ماٹو ''Freedom and Justice'' ہے جس کی جھلک حقیقی طور پر بھی مملکت کے معاملات میں واضح طور پر نظر آتی ہے۔ مذہبی رواداری اور برداشت کے ایسے مناظر دنیا میں کم نظر آتے ہیں جو یہاں کی روایات کا حصہ ہیں۔ ملک میں عیسائیوں اور مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے جبکہ ایک حصہ قبائلی مذاہب کی بھی پیروی کرتا ہے۔ احمدیت اس علاقے میں 1921ء میں آئی جب اکرافو کے ایک بزرگ دوست چیف مہدی آپاہ کی درخواست اور سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر پہلے احمدی مبلغ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر سالٹ پانڈ تشریف لائے۔ آپ ایک سال یہاں ٹھہرے اور اس دوران بہت سے افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ بہت سی جماعتیں قائم ہوئیں۔ جلسہ میں نائب صدر مملکت گھانا، وفاقی وزراء، حکومت کے اعلیٰ افسران، ٹریڈیشنل چیفس اور علاقائی معززین کے علاوہ دُنیا کے مختلف ممالک سے مہمانوں نے شمولیت کی۔ جلسہ کی کل حاضری 34,700 تھی۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جلسہ کیلئے اپنا بصیرت افروز پیغام بھی بھجوایا جس کا خلاصہ الفضل انٹرنیشنل 6؍اپریل 2018 کے شکریہ کے ساتھ قارئین اخبار بدر کی خدمت میں پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ اپنا 86 واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 4 تا 6 جنوری 2018ء منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے آپ کے جلسہ کے انعقاد کو کامیاب و بابرکت فرمائے، شاملین جلسہ اس منفرد مذہبی اجتماع سے بے انتہا روحانی فوائد حاصل کرنے والے ہوں اور احباب جماعت گھانا مسلسل نیکیوں، پاکدامنی اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جائیں۔

آپ کو ہمیشہ یہ امر ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ کوئی عام دنیوی تقریب یا میلہ نہیں بلکہ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت قرب الٰہی حاصل کریں، مذہبی علم اور معرفت میں ترقی کریں، اپنے اندر پاکیزہ تبدیلی لائیں جو ہماری روزمرہ زندگی کے معاملات کا حصّہ بن جائے تا اپنے آپ کو اس دنیا کی آلائشوں سے بچانے والے بنیں، اپنوں اور دوسروں کے لئے بھی ہمدردی، باہمی محبت اور بھائی چارہ میں ترقی کریں تاکہ اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرنے والے بنیں اور وعدہ کریں کہ اسلام کے پُرامن پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والے ہوں گے۔

تمام سکالرز کی تقاریر کو توجہ سے سنیں اور ان تقاریر میں جو نیکی اور روحانی نکات ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں۔ مقررین بہت محنت کے ساتھ اپنی تقاریر تیار کرتے ہیں اس لئے ہمیں انہیں پوری توجہ سے سننا چاہئے اور چاہئے کہ پورے اخلاص اور توجہ سے جلسہ میں شامل ہوں اور جو سیکھیں اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ہمارے علماء قرآن کریم کی تعلیمات، احادیث اور سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے استفادہ کرتے اور ہم تک اس علم کو پہنچاتے ہیں۔ جو ہم سیکھتے ہیں اگر اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں تو ایک بڑی روحانی تبدیلی ہمارے اندر پیدا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام حاضرین کو جلسہ کے مقاصد پورا کرنے والا بنائے۔

مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ تمام شرائط بیعت پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کریں اور خلافت احمدیہ کے الٰہی سلسلہ کے استحکام کے لئے کوشاں رہیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جماعت کی ترقی، اسلام کے پھیلاؤ اور امن عالم کا قیام بنیادی طور پر نظام خلافت سے وابستہ ہے۔ اس لئے میں آپ تمام احباب جماعت احمدیہ گھانا کو تلقین کرتا ہوں کہ ہمیشہ خلافت سے پوری طرح اخلاص و وفا کا تعلق رکھیں۔

احمدی مسلم اور مسیح موعودؑ کی جماعت کا فرد ہونے کی حیثیت سے آپ پر لازم ہے کہ اپنے قول و فعل میں مثالی بنیں۔ خاص طور پر دوسروں کا خیال رکھنے اور نرمی کا برتاؤ کرنے والے بنیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ ملک کی محبت کے اظہار میں ایک مثالی شہری کا نمونہ پیش کریں کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ وطن کی محبت ہمارے ایمان کا لازمی حصّہ ہے۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو اپنے اہل وعیال کے ساتھ اپنے خطبات جمعہ و خطابات براہ راست سننے اور ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرامز کو باقاعدہ دیکھنے کی نصیحت فرمائی اور اسی طرح دیگر اہم تقریبات پر کی جانے والی تقاریر بھی سننے کی تلقین فرمائی۔ نیز فرمایا کہ آپ کو اب ایم ٹی اے افریقہ جو افریقہ میں قائم کیا گیا ہے کی نعمت میسّر ہے اس لئے ایم ٹی اے دیکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس کی طرف خصوصی توجہ دلانی چاہئے تاکہ ایم ٹی اے پر دکھائے جانے والے معیاری پروگراموں کو دیکھ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم اور جماعت احمدیہ کی سچائی سے فائدہ اٹھا سکیں۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تبلیغ میں فعّال ہونے اور اسلام احمدیت کا پیغام نہ صرف گھانا یا برّاعظم افریقہ بلکہ تمام دنیا تک پہنچانے کے لئے خصوصی مساعی کرنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبت بھرے پیغام کے آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور شاملین کو تقویٰ اور روحانیت میں بڑھائے اور اپنی حقیقی اصلاح کرتے ہوئے اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنی قوم اور انسانیت کی خدمت کے لئے قابل تحسین کام کرنے کی توفیق ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

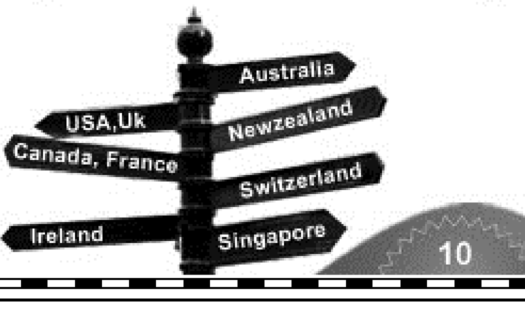

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

حضرت مُنذِر بن محمد انصاری اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضوان اللہ علیہم کے حالات زندگی اور سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ایمان افروز تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کی اعلیٰ خصوصیات کا حامل ہمیں بھی بنائے اور ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27/جولائی 2018ء بمطابق 27/وفا 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

صحابہ کے ذکر میں آج میں دو صحابہ کا ذکر کروں گا۔ پہلے ہیں حضرت منذر بن محمد انصاری۔

حضرت منذر بن محمد کا تعلق قبیلہ بنو جُحْجَبا سے تھا۔ مدینہ تشریف لانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منذر بن محمد اور طفیل بن حارث کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 248، منذر بن محمدؓ، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء) جب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور حضرت ابوسَبُرَہ بن اَبِی رُھْم مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو انہوں نے حضرت مُنذر بن محمد کے گھر قیام کیا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 55، زبیر بن العوامؓ، صفحہ 61، حاطب بن ابی بلتعہ، صفحہ 215، ابوسبرہ بن ابی رھم مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء) حضرت منذر نے غزوہ بدر اور اُحد میں شرکت کی اور بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 248، منذر بن محمدؓ، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء) بئر معونہ کا پہلے بھی ایک دو جگہ صحابہ کے واقعات میں ذکر ہو چکا ہے۔ دوبارہ اس حوالے سے مختصر ذکر کر دیتا ہوں۔ حضرت منذر کی شہادت کی جو تفصیل ''سیرت خاتم النبیین'' میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھی ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر 4 ہجری میں منذر بن عمرو انصاری کی امارت میں صحابہ کی ایک پارٹی روانہ فرمائی۔ یہ لوگ عموماً انصار میں سے تھے۔ ان کی تعداد ستّر تھی۔ سارے کے سارے قاری تھے۔ یعنی قرآن خواں تھے۔ جو دن کے وقت جنگل سے لکڑیاں جمع کرتے، لکڑیاں بیچتے اور پھر اپنا پیٹ پالتے۔ رات کا بہت سا حصہ عبادت میں گزارتے تھے۔ جب یہ لوگ اس مقام پر پہنچے جو ایک کنوئیں کی وجہ سے بئر مَعُوْنَہ کے نام سے مشہور تھا تو ان میں سے ایک شخص حَرام بن مِلْحَان جو انس بن مالک کے ماموں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دعوت اسلام کا پیغام لے کر قبیلہ عامر کے رئیس اور اَبُوبَرَاء عامر کے بھتیجے عامر بن طفیل کے پاس آگے گئے۔ باقی صحابہ پیچھے رہے۔ جب حرام بن ملحان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے طور پر عامر بن طفیل اور ان کے ساتھیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے شروع میں تو منافقانہ طور پر بڑی آؤ بھگت کی لیکن جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور اسلام کا پیغام پہنچانے اور اسلام کی تبلیغ کرنے لگے تو ان میں سے بعض شریروں نے کسی آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے اس بے گناہ ایلچی کو پیچھے کی طرف سے نیزے کا وار کر کے وہیں ڈھیر کر دیا۔ اس وقت جب حَرام بن مِلحان زخمی ہوئے تو ان کی زبان پر الفاظ تھے کہ اَللّٰہُ اَکْبَر فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ کہ اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم! کہ مَیں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ عامر بن طفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے قتل پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے بعد اپنے قبیلہ بنو عامر کے لوگوں کو اکسایا کہ وہ مسلمانوں کی بقیہ جماعت پر حملہ کریں مگر انہوں نے اس بات سے انکار کیا اور کہا کہ ہم ابو بَرَاء کی ذمہ داری کے ہوتے ہوئے مسلمانوں پر حملہ نہیں کریں گے اس پر عامر نے قبیلہ بنو سُلَیم میں سے بَنُو رِعْل اور ذکوان اور عُصَیَّہ وغیرہ کو (یعنی وہی لوگ جو بخاری کی حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کر آئے تھے کہ ہمیں کچھ لوگ بھیجیں جو ہمیں تبلیغ کریں) اپنے ساتھ لیا اور یہ سب لوگ مسلمانوں کی اس قلیل اور بے بس جماعت پر حملہ آور ہو گئے۔ مسلمانوں نے جب ان وحشی درندوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو ان سے کہا کہ ہمیں تم سے کوئی تعرّض نہیں ہے۔ ہم کوئی لڑائی کرنے نہیں آئے۔ ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک کام کیلئے آئے ہیں اور ہم تم سے لڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور سب کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ ان صحابیوں میں سے جو اس وقت موجود تھے صرف ایک شخص بچا جو پاؤں سے لنگڑا تھا اور پہاڑی کے اوپر چڑھ گیا ہوا تھا۔ ان صحابی کا نام کعب بن زید تھا۔ (ان کا ذکر ہو چکا ہے) بعض اَور روایات سے پتہ لگتا ہے کہ کفار نے اس پر بھی حملہ کیا تھا جس سے وہ زخمی ہوئے تھے اور کفار انہیں مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے مگر اصل میں ان میں جان باقی تھی اور وہ بعد میں بچ گئے۔

صحابہ کی اس جماعت میں سے دو شخص یعنی عَمرو بن اُمیّہ ضَمرِی اور مُنذِر بن محمد اس وقت اونٹوں وغیرہ کے چرانے کے لئے اپنی جماعت سے الگ ہو کر اِدھر اُدھر گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے دُور سے اپنے ڈیرے کی طرف نظر ڈالی تو انہوں نے دیکھا کہ پرندوں کے جُھنڈ کے جُھنڈ ہوا میں اڑتے پھر رہے ہیں۔ وہ اس صحرائی اشارے کو خوب سمجھتے تھے۔ (جب ریت میں پرندے اس طرح جھنڈ کے جھنڈ پھر رہے ہوں تو مطلب ہوتا ہے کہ نیچے ان کے لئے کھانے کا کوئی انتظام ہے) وہ فوراً سمجھ گئے کہ کوئی لڑائی ہوئی ہے۔ واپس آئے اور دیکھا تو ظالم کفار کے کشت وخون کا کارنامہ آنکھوں کے سامنے تھا۔ دور سے ہی یہ نظارہ دیکھ کر انہوں نے فوراً آپس میں مشورہ کیا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ ایک نے کہا کہ ہمیں یہاں سے فوراً نکل جانا چاہئے اور مدینہ پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دینی چاہئے۔ مگر دوسرے نے اس رائے کو قبول نہ کیا اور کہا کہ میں تو اس جگہ سے بھاگ کر نہیں جاؤں گا۔ جہاں ہمارا امیر منذر بن عمرو شہید ہوا ہے وہیں ہم لڑیں گے۔ چنانچہ وہ بھی آگے بڑھے اور لڑ کر شہید ہوئے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 518 تا 519) یعنی منذر بن محمد جو اونٹ چرانے گئے ہوئے تھے جب وہ آئے تو انہوں نے بھی دشمنوں کا مقابلہ کیا اور وہیں شہید ہوئے۔ اس طرح ان کی شہادت 4 ہجری میں ہوئی۔''

دوسرے صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ہیں۔ ان کا تعلق قبیلہ لخم سے تھا۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بنو اَسد کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اہل یمن میں سے تھے۔ عاصم بن عمر روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور آپ کے غلام سعد نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو دونوں حضرت مُنذِر بن محمد بن عُقْبَہ کے پاس رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ اور حضرت رُخَیْلَہ بن خالد کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُوَیم بن سَاعِدَہ اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان مؤاخات کا تعلق قائم کیا۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ غزوہ بدر، غزوہ اُحد، غزوہ خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک تبلیغی خط دے کر مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا۔ حضرت حاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیراندازوں میں سے تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے بہترین گھڑسواروں اور شعراء میں سے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ عبیداللہ بن حَمِید کے غلام تھے اور آپ نے اپنے مالک سے مکاتبت کر کے آزادی حاصل کر لی تھی اور مکاتبت کی رقم انہوں نے فتح مکّہ کے دن ادا کی تھی۔ (اسدالغابہ، جلد 1، صفحہ 491، حاطب بن ابی بلتعہؓ، مطبوعہ دارالفکر بیروت 2003ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 61، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 242، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)، (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 2، صفحہ 4 تا 5، حاطب بن ابی بلتعہؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء) حضرت اُمّ سلمہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوند کی وفات کے بعد شادی کا جو پیغام دے کر میرے پاس بھیجا تھا وہ حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجا تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب مایقال عندالمصیبۃ، جلد 4، صفحہ 80، حدیث 1516 مترجم نور فاؤنڈیشن)

ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالک نے حاطب بن ابی بلتعہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے دن میری طرف متوجہ ہوئے۔ جنگ کے بعد جب ذرا حالات بہتر ہوئے تو قریب گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف میں تھے۔ حضرت علی کے ہاتھ میں پانی کا برتن تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی سے اپنا چہرہ دھو رہے تھے۔ حاطب نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عُتبہ بن ابی وقاص نے میرے چہرے پر پتھر مارا ہے۔ حضرت حاطب کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں نے یہ آواز پہاڑی پر سنی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل کر دیئے گئے ہیں اور اس آواز کو سن کر میں اس حالت میں یہاں آیا ہوں گویا کہ میری روح نکل رہی ہے۔ میری جان نکل رہی ہے۔ لگتا ہے جسم میں جان نہیں۔ حضرت حاطب نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ عتبہ کہاں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف اشارہ کیا کہ فلاں طرف ہے۔ حضرت حاطب اس کی طرف گئے۔ وہ آدمی چھپا ہوا تھا یہاں تک کہ آپ اسے قابو کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت حاطب نے تلوار کے وار سے اس کا سر اتار دیا۔ پھر آپ اس کا سر اور سامان اور اس کا گھوڑا پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سارا کچھ سامان حضرت حاطب کو دے دیا اور حضرت حاطب کے لئے دعا کی۔ آپ نے فرمایا اللہ تجھ سے راضی ہو۔

اللہ تجھ سے راضی ہو۔ (دو دفعہ فرمایا) (کتاب السنن الکبریٰ للبیہقی ، جماع ابواب الانفال، باب السلب للقاتل، حدیث 13041، جزء6، صفحہ 504، مکتبۃ الرشد ناشرون 2004ء)

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی وفات 30 ہجری میں مدینہ میں 65 سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 61، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط مقوقس کو بھیجا تھا اس کی تفصیل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہوا ہے کہ یہ تیسرا خط تھا جو بادشاہوں کو بھیجا گیا۔ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 818) حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بیان فرمایا کہ چوتھا خط تھا۔ (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 321) بہرحال اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے سربراہوں اور بادشاہوں کو جو خط لکھے گئے تھے ان میں سے ایک خط مقوقس والی مصر کے نام بھی تھا جو قیصر کے ماتحت مصر اور اسکندریہ کا والی یعنی موروثی حاکم تھا اور قیصر کی طرح مسیحی مذہب کا پیرو تھا۔ اس کا ذاتی نام جُرَیج بن مِینَا تھا اور وہ اور اس کی رعایا قبطی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ خط آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ بھجوایا۔ اور اس خط کے الفاظ یہ تھے: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مِنۡ مُحَمَّدٍ عَبۡدِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ اِلَی الۡمُقَوۡقَسِ عَظِیۡمِ الۡقِبۡطِ ۔ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی ۔ اَمَّا بَعۡدُ فَاِنِّیۡ اَدۡعُوۡكَ بِدِعَایَۃِ الۡاِسۡلَامِ اَسۡلِمۡ تُسۡلَمۡ یُؤۡتِكَ اللّٰہُ اَجۡرَكَ مَرَّتَیۡنِ ۔ فَاِنۡ تَوَلَّیۡتَ فَعَلَیۡكَ اِثۡمُ الۡقِبۡطِ ۔ یٰۤاَھۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشۡرِكَ بِہٖ شَیۡئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡھَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ۔ یعنی میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بن مانگے رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ یہ خط محمدؐ خدا کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے قبطیوں کے رئیس مُقَوقَس کے نام ہے۔ سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کو قبول کرتا ہے۔ اس کے بعد اے والی مصر! میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں۔ مسلمان ہو کر خدا کی سلامتی کو قبول کرو کہ اب صرف یہی نجات کا رستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر دے گا۔ لیکن اگر آپ نے رُوگردانی کی تو (علاوہ خود آپ کے اپنے گناہ کے) قبطیوں کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔ اور اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں خدا کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے ہی کسی کو اپنا آقا اور حاجت روا نہ گردانیں۔ پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی کی تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو بہرحال خدائے واحد کے فرمانبردار بندے ہیں۔

یہ خط تھا جو آپ نے اس والی کو بھیجا۔ جب حاطب بن ابی بلتعہ اسکندریہ پہنچے تو مُقَوقَس کے حاجب یعنی دربان سے مل کر اس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پیش کیا۔ مُقَوقَس نے خط پڑھا اور پھر حاطب بن ابی بلتعہ سے مخاطب ہو کر نیم مذاقیہ رنگ میں کہا کہ اگر تمہارا یہ صاحب (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) واقعی خدا کا نبی ہے تو (اس خط کے بھجوانے کی بجائے) اس نے میرے خلاف خدا سے یہ دعا ہی کیوں نہ کی کہ خدا اسے مجھ پر مسلّط کر دے۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس والی پر مسلط کر دے) حاطبؓ نے جواب دیا کہ اگر یہ اعتراض درست ہے جو تم کر رہے ہو تو یہ اعتراض حضرت عیسیٰ پر بھی پڑتا ہے کہ انہوں نے اپنے مخالفوں کے خلاف اس قسم کی دعا کیوں نہیں کی تھی۔ پھر حاطب نے مُقَوقَس کو از راہ نصیحت کہا کہ آپ سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیں کیونکہ اس سے پہلے آپ کے اسی ملک مصر میں ایک ایسا شخص (یعنی فرعون) گزر چکا ہے جو یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہی ساری دنیا کا رب اور حاکم اعلیٰ ہے جس پر خدا نے اسے ایسا پکڑا کہ وہ اگلوں اور پچھلوں کے لئے عبرت بن گیا۔ پس میں آپ سے مخلصانہ طور پر عرض کروں گا کہ آپ دوسروں کے حالات سے عبرت پکڑیں اور ایسے نہ بنیں کہ دوسرے لوگ آپ کے حالات سے عبرت پکڑیں۔ والی نے جب دیکھا کہ اتنی جرأت سے بول رہے ہیں تو کہنے لگا بات یہ ہے کہ ہمیں پہلے سے ایک دین حاصل ہے اس لئے جب تک ہمیں اس سے کوئی بہتر دین نہ ملے ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے یعنی عیسائیت کو نہیں چھوڑ سکتے۔ حاطب رضی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اسلام وہ دین ہے جو سب دوسرے دینوں سے غنی کر دیتا ہے۔ (آخری دین ہے اور سب دین اس میں سمٹ گئے ہیں) لیکن وہ یقیناً آپ کو اس بات سے نہیں روکتا کہ آپ حضرت مسیح ناصری پر بھی ایمان لائیں بلکہ وہ سب سچے نبیوں پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے اور جس طرح حضرت موسیٰ نے حضرت عیسیٰ کی بشارت دی تھی اسی طرح حضرت عیسیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بھی دی ہے۔ اس پر مُقَوقَس کچھ سوچ میں پڑ کر خاموش ہو گیا۔ مگر اس کے بعد ایک دوسری مجلس میں جبکہ بعض بڑے بڑے پادری بھی موجود تھے مُقَوقَس نے حاطب سے پھر کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے نبی اپنے وطن سے نکالے گئے تھے۔ تو جب تمہارے نبی اپنے وطن سے مکہ سے نکالے گئے تو انہوں نے اس موقع پر اپنے نکالنے والوں کے خلاف بددعا کیوں نہ کی تا کہ وہ لوگ ہلاک کر دیئے جاتے اور نبی امن میں رہتے۔ حاطبؓ نے یہ بات سنی تو اس والی کو جواب دیا کہ ہمارے نبی تو صرف وطن سے نکلنے پر مجبور ہوئے تھے مگر آپ کے مسیح کو تو یہودیوں نے پکڑ کر سولی کے ذریعہ ختم ہی کر دینا چاہا مگر پھر بھی وہ اپنے مخالفوں کے خلاف بددعا کر کے انہیں ہلاک نہ کر سکے۔ مُقَوقَس نے جب جواب سنا تو متاثر ہوا۔ کہنے لگا کہ تم بیشک ایک عقلمند انسان ہو اور ایک دانا انسان کی طرف سے سفیر بن کر آئے ہو۔ اس کے بعد کہنے لگا کہ میں نے تمہارے نبی کے معاملے میں غور کیا ہے۔ کہنے لگا کہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے واقعی کسی بری بات کی تعلیم نہیں دی اور نہ کسی اچھی بات سے روکا ہے۔ پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ایک ہاتھی دانت کی ڈبیہ میں رکھ کر اس پر اپنی مہر لگائی اور اسے حفاظت کے لئے اپنے گھر کی ایک معتبر لڑکی کے سپرد کر دیا۔ بہرحال اس خط سے اس نے عزت کا سلوک کیا۔ اس کے بعد مقوقس نے اپنے ایک عربی دان کاتب کو بلایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام خط لکھوایا اور خط لکھوا کر حاطبؓ کے حوالے کیا۔ اس خط کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ: خدا کے نام کے ساتھ جو رحمن اور رحیم ہے یہ خط محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام قبطیوں کے رئیس مقوقس کی طرف سے ہے آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے آپ کا خط اور آپ کے مفہوم کو سمجھا اور آپ کی دعوت پر غور کیا۔ میں یہ ضرور جانتا تھا کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے مگر میں خیال کرتا تھا کہ وہ ملک شام میں پیدا ہوگا (نہ کہ عرب میں) اور میں آپ کے سفیر کے ساتھ عزت سے پیش آیا ہوں اور میں اس کے ساتھ دو لڑکیاں بھجوا رہا ہوں جنہیں قبطی قوم میں بڑا درجہ حاصل ہے۔ یہ اعلیٰ خاندان کی لڑکیاں ہیں اور میں کچھ پارچات بھی بھجوا رہا ہوں اور آپ کی سواری کیلئے خچر بھی بھجوا رہا ہوں۔ والسلام۔ اس کے بعد اس کے دستخط۔

اس خط سے ظاہر ہے کہ مُقَوقَس مصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے ساتھ عزت سے پیش آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوی میں ایک حد تک دلچسپی بھی لی مگر بہرحال اس نے اسلام قبول نہیں کیا اور دوسری روایتوں سے پتہ لگتا ہے کہ عیسائی مذہب پر ہی اس کی وفات ہوئی۔ اس کی گفتگو کے انداز سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ وہ بیشک مذہبی امور میں دلچسپی تو لیتا تھا مگر جو سنجیدگی اس معاملے میں ضروری ہے وہ اسے حاصل نہیں تھی۔ اس لئے اس نے بظاہر مؤدبانہ رنگ رکھتے ہوئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو ٹال دیا۔

جو دو لڑکیاں مقوقس نے بھجوائی تھیں ان میں سے ایک کا نام ماریہ اور دوسری کا نام سِیرِیْن تھا اور یہ دونوں آپس میں بہنیں تھیں اور جیسا کہ مقوقس نے اپنے خط میں لکھا تھا وہ قبطی قوم میں سے تھیں اور یہ وہی قوم ہے جس سے خود مقوقس کا تعلق تھا اور یہ لڑکیاں عام لوگوں میں سے نہیں تھیں بلکہ مقوقس کی اپنی تحریر کے مطابق اُنہیں قبطی قوم میں بڑا درجہ حاصل تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ دراصل معلوم ہوتا ہے کہ مصریوں میں یہ پرانا دستور تھا کہ اپنے ایسے معزز مہمانوں کو جن کے ساتھ وہ تعلقات بڑھانا چاہتے تھے رشتہ کے لئے اپنے خاندان یا اپنی قوم کی شریف لڑکیاں پیش کر دیتے تھے تاکہ ان سے شادی ہو جائے۔ آپ لکھتے ہیں کہ چنانچہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر میں تشریف لے گئے تو مصر کے رئیس نے انہیں بھی ایک شریف لڑکی یعنی حضرت ہاجرہ رشتہ کے لئے پیش کی تھی جو بعد میں حضرت اسماعیل اور ان کے ذریعہ بہت سے عرب قبیلوں کی ماں بنی۔ بہرحال مُقَوقَس کی بھجوائی ہوئی لڑکیوں کے مدینہ پہنچنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کو تو خود اپنے عقد میں لے لیا اور ان کی بہن سیرین کو عرب کے مشہور شاعر حسان بن ثابت کے عقد میں دے دیا۔ یہ ماریہ وہی مبارک خاتون ہیں جن کے بطن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جو زمانہ نبوت کی گویا واحد اولاد تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی حاطب بن ابی بلتعہ کی تبلیغ سے مسلمان ہو گئی تھیں۔

جو خچر اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں آئی تھی وہ سفید رنگ کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اکثر سواری فرمایا کرتے تھے اور غزوہ حنین میں بھی یہی خچر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے تھی۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 818 تا 821) جو خط مقوقس کو لکھا گیا تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات زائد بیان فرمائی ہے کہ: یہ خط بعینہٖ وہی ہے (اسی طرح کا خط ہے۔ وہی الفاظ ہیں) جو روم کے بادشاہ کو لکھا گیا تھا۔ صرف یہ فرق ہے کہ اس میں یہ لکھا تھا کہ اگر تم نہ مانے تو رومی رعایا کے گناہوں کا بوجھ بھی تم پر ہوگا اور اس میں یہ تھا کہ قبطیوں کے گناہوں کا بوجھ تم پر ہوگا۔ جب حاطب رضی اللہ عنہ مصر پہنچے تو اس وقت مقوقس اپنے دارالحکومت میں نہیں تھا بلکہ اسکندریہ میں تھا۔ حاطب اسکندریہ گئے جہاں بادشاہ نے سمندر کے کنارے ایک مجلس لگائی ہوئی تھی۔ حاطب بھی ایک کشتی میں (ہو سکتا ہے وہ وہاں کہیں جزیرہ ہو) سوار ہو کر اس مقام تک گئے اور چونکہ اردگرد پہرہ تھا انہوں نے دور سے خط کو بلند کر کے آوازیں دینی شروع کیں۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس شخص کو لایا جائے اور پھر ان کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

پھر آپ نے یہ بھی لکھا کہ حاطبؓ نے مقوقس کو یہ بھی کہا کہ ''خدا کی قسم موسیٰ نے عیسیٰ کے متعلق ایسی خبریں نہیں دیں جیسی کہ عیسیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دی ہیں اور ہم تمہیں اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلاتے ہیں جس طرح تم لوگ یہودیوں کو عیسیٰ کی طرف بلاتے ہو۔ پھر کہنے لگے کہ ہر نبی کی ایک اُمّت ہوتی ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ اس کی اطاعت کرے۔ پس جبکہ تم نے اس نبی کا زمانہ پایا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے نبی بنا کے بھیجا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اس کو قبول کرو اور ہمارا دین تم کو مسیح کی اتباع سے روکتا نہیں بلکہ ہم تو دوسروں کو بھی حکم دیتے ہیں کہ وہ مسیح پر ایمان لائیں۔'' (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 322) یہ وہ لوگ تھے جو بڑی جرأت سے اور بڑی حکمت سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ کوئی حاکم ہے یا والی ہے یا بادشاہ ہے کسی کے سامنے کبھی ان کو خوف نہیں ہوا۔

پھر مکہ والوں کی طرف عورت کے خط لے جانے کا جو واقعہ آتا ہے یہ حاطب بن ابی بلتعہ ہی تھے جنہوں

نے اس عورت کے ہاتھ مکہ والوں کے لئے خط بھیجا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی اطلاع دی تھی۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فتح مکہ کے لئے لشکر کے ساتھ کوچ فرمایا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش مکہ کو ایک عورت کے ہاتھ خط بھیجا۔ حضرت سیّد زین العابدین شاہ صاحب نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ ’’اس واقعہ کی تفصیل سے قبل امام بخاری نے یہ قرآنی آیت لکھی ہے کہ لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّ كُمْ اَوْلِیَآءَ کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو میرے دشمن اور اپنے دشمن کو کبھی دوست نہ بناؤ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر اور مقداد بن اسود کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ جب تم رَوْضَۃ خَاخ ایک جگہ ہے وہاں پہنچو تو وہاں ایک شُتر سوار عورت ہوگی اور اس کے پاس ایک خط ہے تم وہ خط اس سے لے لو۔ ہم چل پڑے۔ ہمارے گھوڑے سرپٹ دوڑتے ہوئے ہمیں لے گئے۔ جب ہم رَوْضَۃ خَاخ میں پہنچے تو ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک شتر سوار عورت موجود ہے۔ ہم نے اسے کہا کہ خط نکالو۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا تمہیں خط نکالنا ہوگا ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے اور تلاشی لیں گے۔ اس پر اس نے وہ خط اپنے جُوڑے سے نکالا اور ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ دیکھا تو اس میں لکھا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے مشرکوں کے نام۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارادے کی ان کو اطلاع دے رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ کو بلایا اور پوچھا حاطب یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے متعلق جلدی نہ فرمائیں۔ میں ایک ایسا آدمی تھا جو قریش میں آ کر مل گیا تھا ان میں سے نہ تھا۔ اور دوسرے مہاجرین جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ان کی مکہ میں رشتہ داریاں تھیں جن کے ذریعہ سے وہ اپنے گھر بار اور مال و اسباب کو بچاتے رہے ہیں۔ میں نے چاہا کہ ان مکہ والوں پر کوئی احسان کر دوں کیونکہ ان میں کوئی رشتہ داری تو میری تھی نہیں شاید وہ اس احسان ہی کی وجہ سے میرا پاس کریں۔ اور میں نے کسی کفر یا ارتداد کی وجہ سے یہ نہیں کیا۔ (نہ میں نے انکار کیا ہے۔ نہ مرتد ہوا ہوں۔ نہ میں نے اسلام کو چھوڑا ہے۔ نہ میں منافق ہوں۔ میں نے یہ کام اس لئے نہیں کیا) اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کبھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔ (میں آپ کو یقین دلاتا ہوں) یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے تم سے سچ بیان کیا ہے۔ حضرت عمرؓ وہاں موقع پر موجود تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ قتل کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو جنگ بدر میں موجود تھا اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ نے اہل بدر کو دیکھا اور فرمایا جو تم چاہو کرو میں نے تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی کر دی ہے۔‘‘

(ماخوذ از صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الجاسوس، حدیث 3007، ترجمہ وتشریح ماخوذ از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، جلد 5، صفحہ 350 تا 352، نظارت اشاعت ربوہ)

حضرت ولی اللہ شاہ صاحب صحیح بخاری کی ایک اور حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ’’ایک اور حدیث میں اس عورت کو مشرکہ کہا گیا ہے اور اس کے تعاقب میں جانے والے حضرت علی، حضرت ابو مَرْثَد غَنَوِی اور حضرت زبیر تھے۔ اسی طرح لکھا ہے کہ وہ عورت اپنے اونٹ پر سوار چلی جا رہی تھی۔ خط کے چھپانے کے متعلق دوسری روایت میں لکھا ہے کہ جب اس نے ہمیں سنجیدہ دیکھا تو وہ اپنی کمر پر بندھی ہوئی چادر کی طرف جھکی اور خط نکال کر رکھ دیا۔ ہم اس عورت کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے خیانت کی ہے۔ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا کیا وہ (یعنی حاطب بن ابی بلتعہ) جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے نہیں تھا؟ آپ نے فرمایا امید ہے اللہ نے اہل بدر کو دیکھا ہو اور یہ کہا ہو جو تم چاہو کرو تمہارے لئے جنت ہو چکی۔ یا فرمایا میں نے تمہاری پردہ پوشی کر کے تم کو معاف کر دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔‘‘

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شھد بدراً، حدیث 3983، ترجمہ وتشریح از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، جلد 8، صفحہ 53 تا 55، نظارت اشاعت ربوہ)

حضرت ابوبکرؓ نے بھی حضرت حاطب کو مقوقس کے پاس مصر بھیجا تھا اور ایک معاہدہ ترتیب دیا تھا جو حضرت عمرو بن عاص کے مصر پر حملہ تک طرفین کے درمیان قائم رہا۔ ایک امن کا معاہدہ تھا۔

(الاستیعاب، جلد 1، صفحہ 376، حاطب بن ابی بلتعہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

حضرت حاطب کے بارے میں آتا ہے کہ حضرت حاطب خوبصورت جسم کے مالک تھے۔ ہلکی داڑھی تھی۔ گردن جھکی ہوئی تھی۔ پست قامتی کی طرف مائل اور موٹی انگلیوں والے تھے۔

یعقوب بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے اپنی وفات کے دن چار ہزار درہم اور دینار چھوڑے۔ آپ غلّہ وغیرہ کے تاجر تھے اور آپ نے اپنا ترکہ مدینہ میں چھوڑا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 61، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حاطبؓ کا غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے مالک حضرت حاطب کی شکایت لے کر آیا۔ غلام نے کہا کہ اے اللہ کے رسول حاطب ضرور جہنم میں داخل ہوگا۔ (کوئی سخت سست اس کو کہا ہوگا) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تُو نے جھوٹ بولا ہے۔ وہ اس میں ہرگز داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہوا تھا۔ (سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب فیمن سبّ اصحاب النبی ﷺ، حدیث 3864)

جیسا کہ بتایا گیا کہ حضرت حاطبؓ جو تھے وہ تاجر بھی تھے۔ منڈی میں مال فروخت کیا کرتے تھے اور مال فروخت کرنے اور قیمتوں کے مقرر کرنے کی جو اسلامی تعلیم ہے وہ کیا ہے؟ اس کا ذکر کرتے ہوئے ان کے حوالے سے حضرت مصلح موعودؓ نے بات بیان فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے مدینہ منورہ میں قیمتوں پر اسلامی حکومت تصرف رکھتی تھی۔ (یعنی مارکیٹ کی جو قیمتیں ہوتی تھیں وہ اسلامی حکومت قیمتیں مقرر کرتی تھی) چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ مدینہ کے بازار میں پھر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص حاطبؓ بن ابی بلتعہ اَلْمُصَلَّی نامی بازار میں دو بورے سُوکھے انگوروں کے رکھے بیٹھے تھے۔ (سوکھے انگور کہہ لیں یا بعض جگہ کشمش لکھا ہوا ہے) حضرت عمرؓ نے ان سے بھاؤ دریافت کیا تو انہوں نے ایک درہم کے دو مُدّ بتائے (کہ ایک درہم میں دو مُدّ آتے ہیں) یہ جو قیمت تھی، جو بھاؤ تھا، یہ بازار کی عام قیمت سے سستا تھا۔ اس پر حضرت عمر نے ان کو حکم دیا کہ اپنے گھر جا کر فروخت کریں کیونکہ یہ بہت سستا ہے مگر بازار میں اس قدر سستے نرخ پر فروخت نہیں کرنے دیں گے کیونکہ اس سے بازار کا بھاؤ خراب ہوتا ہے اور لوگوں کو بازار والوں پر بدظنی پیدا ہوتی ہے۔‘‘ مارکیٹ کی جو زیادہ قیمت ہے اس پر پھر لوگ کہیں گے کہ وہ ہمارے سے ناجائز قیمت لے رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ فقہاء نے اس پر بڑی بحثیں کی ہیں۔ بعض نے ایسی روایات بھی نقل کی ہیں کہ بعد میں حضرت عمر نے اپنے اس خیال سے رجوع کر لیا تھا۔ لیکن بہرحال یہ بات ہے کہ بالعموم فقہاء نے حضرت عمر کی رائے کو ایک قابل عمل اصل کے طور پر تسلیم کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ اسلامی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ریٹ (rate) مقرر کرے۔ (بازار کی قیمتیں مقرر کرے) ورنہ قوم کے اخلاق اور دیانت میں فرق پڑ جائے گا۔ مگر یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ اس جگہ انہی اشیاء کا ذکر ہے جو منڈی میں لائی جائیں (لا کے کھلی مارکیٹ میں فروخت کی جائیں) جو اشیاء منڈی میں نہیں لائی جاتیں اور انفرادی حیثیت رکھتی ہیں ان کا یہاں ذکر نہیں ہے۔ پس جو چیزیں منڈی میں لائی جاتی ہیں اور فروخت کی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق اسلام کا یہ واضح حکم ہے کہ ایک ریٹ مقرر ہونا چاہئے (قیمت مقرر ہونی چاہئے) تا کوئی دوکاندار قیمت میں کمی بیشی نہ کر سکے۔ چنانچہ بعض آثار اور احادیث فقہاء نے لکھی ہیں جن میں اس کی تائید کی ہے۔‘‘ (ماخوذ از خطباتِ محمودؓ، جلد 19، صفحہ 307 تا 308، خطبہ جمعہ فرمودہ 10/جون 1938ء)

حکومت کے نظام کے تحت چراگاہ اور وہاں پانی کے لئے کنوئیں کھدوانے کا کام بھی اسلامی حکومت کا کام ہے۔ یہ کام بھی ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطبؓ سے کروایا تھا۔ چنانچہ اس بارے میں روایت میں آتا ہے کہ ’’غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَقِیع کے مقام سے گزرے تو وہاں وسیع علاقہ اور گھاس دیکھی۔ بہت بڑا علاقہ تھا اور ہر جگہ بڑا سبز علاقہ تھا اور بہت سے کنوئیں بھی تھے۔ وہاں زمین کا پانی بھی اچھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کنوؤں کے پانی کے متعلق پوچھا۔ تو عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! پانی تو یہ بڑا اچھا ہے۔ لیکن جب ہم ان کنوؤں کی تعریف کرتے ہیں تو ان کا پانی کم ہو جاتا ہے اور کنوئیں بیٹھ جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کو حکم دیا کہ وہ ایک کنواں کھودیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو چراگاہ بنانے کا حکم دیا۔ یعنی سرکاری چراگاہ جو حکومت کے انتظام کے تحت ہو گی۔ حضرت بلال بن حارث مُزَنِی کو اس پر نگران مقرر فرمایا۔ حضرت بلال نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس زمین میں سے کتنے حصہ کو چراگاہ بناؤں۔ بڑا وسیع علاقہ ہے۔ وہ کتنا حصہ ہے جو سرکاری چراگاہ بنانی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب طلوع فجر ہو جائے تو پھر ایک بلند آواز شخص کو کھڑا کرو (رات کے اندھیرے میں تو آواز بہت دور تک جاتی ہے ناں) طلوع فجر ہو جائے تو بلند آواز شخص کو کھڑا کرو۔ پھر اسے مُقَمَّل نامی وہاں ایک پہاڑ تھا چھوٹا سا تھا اس پر کھڑا کرو۔ پھر جہاں تک اس شخص کی آواز جائے اتنے حصے کو

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’قوم بننے کیلئے یگانگت
اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 05/دسمبر 2014ء)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں
اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/مئی 2015)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

مسلمان مجاہدین کے گھوڑوں اور اونٹوں کی چراگاہ بنا دو۔ (یہ بھی ان کا ایک انتظام تھا۔ فٹّوں اور میلوں کی بات نہیں ہو رہی۔ اس کے آخر میں مختلف کونوں میں لوگوں کو کھڑا کر وا ور جہاں تک آواز جاتی ہے، جہاں تک آواز پہنچ رہی ہے وہ اس چراگاہ کی باؤنڈری ہوگی۔ اور وہ مسلمان مجاہدین کے گھوڑوں کے لئے اور اونٹوں کے لئے چراگاہ ہوگی جس کے ذریعہ سے وہ جہاد کر سکیں۔ یہ بیت المال اور سرکاری چراگاہ ہے اور جنگ میں جانے والے جو مجاہدین ہیں ان کے گھوڑے اور اونٹ وہاں چریں گے) حضرت بلال نے اس پر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مسلمانوں کے عام چرنے والے جانوروں کے بارے میں کیا رائے ہے۔ (بہت سارے عام مسلمانوں کے جانور بھی باہر کھلے میدانوں میں، چراگاہوں میں چرتے ہیں ان کے متعلق کیا رائے ہے؟ آپ کا کیا ارشاد ہے؟) آپ نے فرمایا وہ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ یہ صرف ان لوگوں کیلئے ہے جو جہاد کے لئے اپنے اونٹ اور گھوڑے تیار کر رہے ہیں۔ حضرت بلال نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اس کمزور مرد یا کمزور عورت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس کے پاس قلیل تعداد میں بھیڑ بکریاں ہوں اور وہ انہیں منتقل کرنے پر قدرت نہ رکھتے ہوں۔ (بہت تھوڑی تعداد میں غریب لوگ ہیں چند ایک بکریاں یا بھیڑیں رکھی ہوئی ہیں دور تک لے جانا ان کیلئے بہت مشکل ہے یا کہیں اور بھی جا نہیں سکتے۔ کمزور ہیں بوڑھے ہیں عورتیں ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں چھوڑ دو اور انہیں چرنے دو۔'' (ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ -352 تا353، غزوہ بنی المصطلق، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء) ان کو اجازت ہے۔ غریبوں کو، ضرورت مندوں کو، کمزوروں کو اجازت ہے کہ وہ سرکاری چراگاہ سے چر سکتے ہیں۔ تو قومی جائیداد صرف قومی مقاصد کیلئے استعمال ہونی چاہئے۔ ہاں غریبوں کی اگر ذاتی ضرورت بھی ہے تو وہ اس میں سے حصہ لے سکتے ہیں۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے کہ ان کے اخلاق کیا تھے۔ مصنف سیر الصحابہ لکھتے ہیں: وفا شعاری۔ بہت زیادہ وفا شعار تھے۔ احسان پذیری اور صاف گوئی ان کے مخصوص اوصاف ہیں۔ احباب اور رشتہ داروں کا بے حد خیال رکھتے تھے اور فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے مشرکین کو جو خط لکھا تھا (جو اس عورت کے ہاتھ بھیجا جس کا ذکر ہو چکا ہے) وہ درحقیقت رشتہ داروں کے خیال کی وجہ سے انہی جذبات پر مبنی تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس نیت خیر اور صاف گوئی کو ملحوظ رکھ کر ان سے درگزر فرمایا تھا۔ (ماخوذ از سیر الصحابہؓ، جلد 2، صفحہ 411 تا 412، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ) ان کو معاف فرمایا تھا۔''

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کی اعلیٰ خصوصیات کا حامل ہمیں بھی بنائے اور ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / اپریل 2015)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 / جون 2015)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

احباب جماعت کثرت سے اِن دُعاؤں کا وِرد کریں!

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز مورخہ 3 / اگست 2018 کو اپنے افتتاحی خطاب میں احباب جماعت کو بکثرت درود شریف پڑھنے اور درج ذیل دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی

(1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! تُو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تُو نے ابراہیمؑ پر اور اس کی آل پر درود بھیجا۔ اے ہمارے اللہ! تُو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔ تُو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

(2) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران:9)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(3) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (آل عمران:148)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

(4) رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(5) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ:202)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(6) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (ابوداؤد، کتاب فضائل القرآن)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں کرتے ہیں (یعنی تیرا رعب اور خوف ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ان کے شرور سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

(7) رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! شریر کی شرارت سے میری حفاظت فرما اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم فرما۔

اعلان برائے چندہ عید فنڈ

یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ اس فنڈ کی غرض یہ تھی کہ جہاں خوشی کے مواقع پر انسان ذاتی خوشی کیلئے کپڑوں، کھانوں اور دعوتوں وغیرہ پر کئی قسم کے اخراجات کرتا ہے اور دوسروں کو تحائف بھی دیتا ہے وہاں اس خوشی میں دین کی اغراض کو بھی یاد رکھے۔ اس مقصد کیلئے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مدّ میں بڑھ چڑھ کر چندہ دیا کرتے تھے۔

اب چونکہ ماہ رواں میں عید الاضحیٰ کی آمد آمد ہے، لہٰذا صحابہ کرام کی پیروی میں احباب جماعت سے عید فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی درخواست ہے۔ عید فنڈ کی ادائیگی نماز عید سے قبل کسی بھی وقت کی جا سکتی ہے۔ یہ مرکزی چندہ ہے سارے کا سارا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہونا ضروری ہے۔ اس میں سے مقامی طور پر کوئی رقم خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جزاکم اللہ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے...... میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

جماعت احمدیہ کے چمکتے ستارے بننے کیلئے ضروری ہے کہ آپ سب دین کیلئے اپنی زندگی وقف کرنے کے عہد کو پورا کریں

ہر ممبر وقفِ نَو کے دل میں ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا خوف ہونا چاہئے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ہر کام کو دیکھ رہا ہے

سب سے پہلے اور سب سے مقدم بات یہ ہے کہ ہر وقف نو کی عبادت کا معیار اعلیٰ ترین ہونا چاہئے اور اس حوالہ سے اُسے دوسروں کیلئے ایک مثبت نمونہ ہونا چاہئے
مزید برآں اپنے عہد کو پورا کرنے کیلئے آپ کو اپنے دین کا علم بھی ہونا چاہئے، اپنے آپ کو ایم.ٹی.اے سے جوڑ لیں اور کم ازکم ہر ہفتہ میرے خطبات کو سنیں
آپ کا طور طریقہ اور آپ کے اخلاق مثالی ہونے چاہئیں، دوسروں کی مدد کے راستے تلاش کریں
اور اُن کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں، دوسرے لوگوں کے درد کو اپنا درد سمجھیں اور اُنہیں راحت و آرام پہنچائیں

جماعت احمدیہ یُو.کے کے واقفینِ نَو کے نیشنل اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ
خطاب فرمودہ 25/فروری 2018ء بمقام طاہر ہال، بیت الفتوح، مورڈن

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ
نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج یُو کے کا نیشنل وقف نو اجتماع منعقد ہوا اور مجھے امید ہے کہ آپ سب کیلئے یہ اجتماع مفید ثابت ہوا ہو گا۔ شعبہ وقف نو مرکزیہ کی رپورٹ کے مطابق یہاں یُو کے میں تقریباً 3200 واقفینِ نَو ہیں۔ وقفِ نو سکیم کے ممبران کی اتنی کثیر تعداد کا ہونا اللہ تعالیٰ کی ہماری جماعت پر عظیم برکتوں اور رحمتوں کا باعث ہے۔ اگر واقفینِ نَو کی تعداد میں اب کوئی بھی اضافہ نہیں ہوتا تب بھی ہمارے پاس ضرورت سے زیادہ واقفین ہیں جو ہماری جماعت میں ایک حقیقی روحانی انقلاب لا سکتے ہیں۔ تاہم اس انقلاب کو برپا کرنے کیلئے اور جماعت احمدیہ کے چمکتے ستارے بننے کیلئے ضروری ہے کہ آپ سب دین کیلئے اپنی زندگی وقف کرنے کے عہد کو پورا کریں۔

اسی طرح جب تمام موجودہ واقفینِ نَو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے تو انشاء اللہ ہمارے تبلیغی کاموں میں بہت زیادہ وُسعت پیدا ہو جائے گی۔ بہرحال اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اب اختتام کو پہنچ گئے ہیں بلکہ ہر گزرنے والا دن اس بات کا گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں سے مسلسل کامیابی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ لہٰذا ہر سال نَو مولود بچوں کی ایک کثیر تعداد یہاں یُو کے میں بھی اور باقی دنیا میں بھی اس بابرکت سکیم کا حصہ بن رہی ہے۔

یہاں یُو کے میں واقفین نَو کی کُل تعداد میں سے ایک بہت بڑی تعداد اَب پندرہ سال یا پندرہ سال سے زائد عمر کو پہنچ گئی ہے۔ پس آپ میں سے ایک اکثریت ایسی عمر کو پہنچ گئی ہے جس میں انسان کا ذہن کافی پختہ ہو چکا ہوتا ہے اور انسان زیادہ آزاد ہو رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ میں سے بہتوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے اور اپنے اندر اُس عہد کا ادراک پیدا کرنا چاہئے جسے آپ کے والدین نے آپ کی طرف سے آپ کی پیدائش سے قبل کیا تھا۔ پس اَب آزادانہ طور پر تجدیدِ عہد کے بعد آپ کو ذہنی طور پر اُن قربانیوں کیلئے بھی اور اپنی زندگی مکمل طور پر اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنے کیلئے بھی تیار رہنا چاہئے۔ ہر ممبر وقفِ نَو کے دل میں ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا خوف ہونا چاہئے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا اس وقت واقفینِ نَو کی تعداد اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ جماعت کے اندر ایک روحانی اور اخلاقی انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ ایسے انقلاب کو برپا کرنے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ میں سے سب کے سب جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر مبلغین بنیں۔ مبلغین کی ضرورت یقیناً مسلسل بڑھ رہی ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لڑکے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ واقفینِ نَو جو دوسری فیلڈز میں ہیں اپنے جماعتی فرائض کو سمجھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ مسلسل دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے دینی علم کو بھی بڑھا رہے ہیں۔

خواہ آپ جامعہ میں جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں یا نہیں، آپ میں سے سب کو لازماً روزانہ قرآن کریم پڑھنا چاہئے اور اس کی تفسیر بھی پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو احادیث اور کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تب ہی اس مقام پر فائز ہوں گے جس میں آپ دوسروں کی رہنمائی اور ان کی اخلاقی بہتری کا کام کر سکیں گے۔ اور تب ہی آپ ہماری تبلیغی اور تربیتی مساعی میں ایک حقیقی مفید وجود بن سکیں گے۔ اور آپ اپنے کردار کو ادا کرنے کیلئے تیار ہوں گے جس سے دنیا میں ایک حقیقی روحانی انقلاب لایا جا سکے گا۔ جو علم آپ کو اس مطالعہ سے حاصل ہوگا اس سے آپ کو وہ دانشورانہ قوّت اور صلاحیت ملے گی جس سے آپ مذہب مخالف کے دلائل کا ردّ کر سکیں گے۔

مزید برآں آپ کو مسلسل اپنا محاسبہ کرنا چاہئے اور اپنی ذاتی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مثلاً بعض واقفین نَو کو یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ اگر وہ جماعت کو بہت زیادہ وقت دیں گے یا واقف زندگی بن جائیں گے یعنی کُل وقت کے لئے وقف ہو جائیں گے تو وہ دنیاوی لحاظ سے محروم رہ جائیں گے۔ انہیں تعجب ہوتا ہے کہ وہ کس طرح پیسے کمائیں گے اور اپنی ذاتی ضروریات اور فیملی کی ضروریات کو کس طرح پورا کریں گے۔ ایک واقفِ نَو کا اِس طرح سوچنا غلط ہے۔ اور ایسا خیال کرنا ہرگز وقفِ نَو کی بابرکت سکیم کی روح کے مطابق نہیں ہے جس کا آپ حصہ ہیں۔ اس کے برعکس وقفِ نَو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ اس بات کو سمجھیں کہ دنیا داری اور دنیا کی جستجو آپ کا مقصد نہیں ہے بلکہ آپ کے اَہداف روحانی ہیں اور آپ کی زندگیاں جماعت کی خدمت میں گزریں گی۔ پس چھوٹی عمر سے ہی آپ کو اپنے اندر قربانی کی ایک حقیقی روح پیدا کرنی چاہئے۔ اگر آپ اپنے دین کو تمام دنیاوی امور پر مقدم رکھنے کے عہد پر مضبوطی سے قائم ہیں اور اُسے پورا کرنے کے لئے ایک طبعی جوش کے ساتھ پُرعزم ہیں تو اِس قسم کی مالی فکریں آپ کے ذہن میں کبھی نہیں آئیں گی اور آپ پر دنیا کی کششیں اور مال و دولت کی جستجو اثر انداز نہیں ہو گی۔

جہاں تک آپ کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے سب سے پہلے اور سب سے مقدم بات یہ ہے کہ ہر وقف نو کی عبادت کا معیار اعلیٰ ترین ہونا چاہئے۔ اور اس حوالہ سے اُسے دوسروں کیلئے ایک مثبت نمونہ ہونا چاہئے تاکہ دوسرے اس نمونہ پر چلیں۔ وقف نو کے ہر ممبر کو پنجوقتہ نمازوں کا پابند ہونا چاہئے اور انہیں زیادہ سے زیادہ نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر آپ کی رہائش قریبی مسجد یا صلوٰۃ سینٹر سے ایک بہت بڑے فاصلے پر واقع ہے تو آپ کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ جو آپ کے قریب رہتے ہیں نماز باجماعت کا انتظام کرنا چاہئے۔

مزید برآں اپنے عہد کو پورا کرنے کیلئے آپ کو اپنے دین کا علم بھی ہونا چاہئے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ اپنے دین کی خدمت کریں اور آپ کو معلوم ہی نہ ہو کہ دین کیا ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے کہ قرآن کریم کے مطالعہ، احادیث کے مطالعہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتب کے مطالعہ اور دوسرے جماعتی لٹریچر کے مطالعہ سے آپ کو مسلسل اپنے دینی علم کو بڑھانا چاہئے۔ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑ لیں اور کم ازکم ہر ہفتہ میرے خطبات کو سنیں۔

لوگ ہر لحاظ سے آپ میں اور دوسروں میں فرق کرنے کے قابل ہوں۔ لوگ آپ کے اعلیٰ اخلاقی معیاروں کو دیکھنے سے ہی آپ کو بطور ممبر وقفِ نَو شناخت کرنے والے ہوں۔ وہ آپ کو بطور نمونہ دیکھیں جس سے دوسرے سبق حاصل کر سکیں۔ مثلاً جوانی میں چھوٹی چھوٹی چیزوں پر غصہ کرنا آسان ہے لیکن بطور وقف نو آپ کو اپنے غصہ پر قابو رکھنا چاہئے اور ہر وقت صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ مزید برآں جب آپ کا دوسرے لوگوں سے واسطہ پڑے تو نرمی سے بات کریں۔ آپ کا طور طریقہ اور آپ کے اخلاق مثالی ہونے چاہئیں۔ دوسروں کی مدد کے راستے تلاش کریں اور اُن کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے لوگوں کے درد کو اپنا درد سمجھیں اور اُنہیں راحت و آرام پہنچائیں۔

ہر وقت دوسرے احمدیوں اور غیر احمدیوں کو نظر آنا چاہئے کہ آپ کی اچھی تربیت ہوئی ہے اور آپ اپنی زندگی کے ہر پہلو میں اسلامی تعلیمات کے پابند ہیں۔ وقتاً فوقتاً بعض لوگوں کے سامنے اچھے رویّہ کا مظاہرہ کرنا یا ایسے معاملات میں فراخ دلی کا مظاہرہ کرنا جس میں آپ کی ذاتی دلچسپی نہ ہو ایک آسان امر ہے۔ لیکن آپ کا اصل امتحان اس وقت ہوگا جب آپ کی کوئی ذاتی دلچسپی ہوگی یا آپ کو بعض مشکلات کا سامنا ہوگا۔ یہی وہ وقت ہے جب انسان کا اصل کردار اور اخلاقی قوتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ پس وقفِ نو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ اور ہر حال میں سچائی اور اچھے اخلاق پر قائم رہنا چاہئے۔ اسی طرح دوسروں کو نرم دل، عاجز اور بےنفس ہونے کی نصیحت کرنا تو آسان ہے مگر دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے آپ کو اپنے اندر تبدیلی لانی چاہئے اور اپنی عادتوں کو بہتر بنانا چاہئے۔

اچھی صحبت بھی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس لئے آپ کو حکمت کے ساتھ اپنے دوستوں کا انتخاب کرنا چاہئے۔ آپ کے دوست اچھے اخلاق کے حامل ہوں اور آپ بُرے اخلاق کا مظاہرہ کرنے والوں سے دُور رہیں۔ آپ کو جھگڑے اور فضول کی لڑائیوں سے بچنا چاہئے۔ آپ کو لڑکیوں سے نامناسب دوستیاں کرنے اور ان سے نامناسب تعلقات قائم کرنے سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔ چھوٹی عمر سے ہی آپ کو باقاعدگی سے جماعتی پروگراموں میں جانا چاہئے اور خود بھی اُن

میں حصہ لینا چاہئے۔آپ زیادہ سے زیادہ وقت جماعت کی خدمت کیلئے دیں۔

جہاں تک چھوٹی عمر میں تبلیغ کرنے کا تعلق ہے تو چھوٹی عمر سے ہی واقفین نو کو اسلام کا پیغام پھیلانے کی عادت ہونی چاہئے۔ آجکل بہت سے لوگوں کا اسلام کے بارہ میں منفی نظریہ ہے۔ چنانچہ آپ سب کیلئے اس غلط نظریہ کو دُور کرنے کا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔اسلام ایک پُرامن، محبت والا اور رحم کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔دوسروں سے زیادہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو اسلام کی یہ حقیقی تصویر دکھائیں۔پس weekends یا چھٹیوں کے دوران آپ کو تبلیغ کرنی چاہئے اور اسلام پر جو جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں ان کے دفاع میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ جماعت اور جماعت کی ذیلی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ دونوں تبلیغی پروگرام اور تقریبات منعقد کرتے ہیں۔پس آپ کو ان پروگراموں میں اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اس طرح ایک طرف تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گی کہ آپ نے دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچایا ہے اور دوسری طرف آپ کا اپنا علم، تجربہ اور اعتماد بڑھے گا جس کا فائدہ انشاء اللہ آپ کو پوری زندگی ہوگا۔

مزید برآں عاجزی اور صبر بہت اہم اوصاف اور خصوصیات ہیں جو آپ میں ترقی کرنی چاہئیں۔ درحقیقت عاجزی ہر وقف نو کا امتیاز ہونا چاہئے۔دوسری طرف آپ کو ہر قسم کے تکبر اور خود پسندی سے نفرت ہونی چاہئے۔اور آپ کو ذاتی طور پر اس کے خاتمہ کیلئے ایک جہاد کرنا چاہئے۔ نیز آپ کو ہفتہ وار جمعہ ادا کرنا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ میرے خطبات جمعہ سن رہے ہیں۔آپ کو ہر وقت خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دوسروں سے بڑھ کر وقف نو کے ممبران کو ہمیشہ خلافت کی قربت پانے اور خلافت سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔آپ کو اطاعت کے حوالہ سے ایک نمونہ ہونا چاہئے اور خلیفۂ وقت افراد جماعت کو جو بھی ہدایات دیں ان کو سمجھنے اور ان پر پورا اُترنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

جہاں تک آپ کی دنیاوی تعلیم کا تعلق ہے تو وہ واقفین نو جو سیکنڈری سکول میں پڑھتے ہیں خصوصاً 14 یا 15 سال کے واقفین نو کو سائنس کے مضامین میں ایک گہری دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان مضامین میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ مبلغین کے علاوہ ہمیں ڈاکٹرز کی بھی بہت ضرورت ہے۔ہمیں سائنس اور دوسرے مضامین کے اساتذہ بھی چاہئیں۔ اس لئے وقفِ نو کے ممبران کو teaching کی فیلڈ میں بھی جانا چاہئے۔

مزید مَیں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ اور آپؑ کی جماعت سے وابستہ توقعات کو سمجھنے کی کیا اہمیت ہے۔ واقف نو ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہر وقت لازماً اس حوالہ سے توجہ دینی چاہئے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں پر غور کریں اور جو بھی تعلیم آپؑ نے دی ہے آپ کا اُس پر پختہ ایمان ہونا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ افراد جماعت اگر آپ کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے تو وہ ایمان میں کمزور ہیں۔ اگر وقف نَو کے ممبران جو مستقبل میں ہماری جماعت کے سفیر ہیں خود اپنے ایمان میں کمزور ہیں تو ہم کبھی بھی دنیا میں انقلاب لانے اور دنیا کو نجات کی طرف رہنمائی کرنے کی توقع نہیں رکھ سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شدید خواہش کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ افراد جماعت توحید کے قیام کو آگے بڑھانے والے ہوں یعنی اللہ کی وحدانیت کو جوش اور جذبہ کے ساتھ قائم کرنے والے ہوں۔ پس ہر موقع پر واقفین نو کو تبلیغ کیلئے بھی اور لوگوں کو خدائے واحد کی طرف لانے کیلئے بھی صفِ اوّل میں ہونا چاہئے۔مزید برآں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار ذکرِ الٰہی، یعنی خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پس دن بھر میں پنجوقتہ نمازوں میں ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی آپ کو دعا اور ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

نیز آپ اپنے اخلاق اور اپنی روحانی حالت کو بہتر بنانے کیلئے ہمیشہ ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ یہ کبھی نہ سوچیں کہ آپ نے وہ سب کچھ حاصل کر لیا ہے یا وہ تمام اَہداف حاصل کر لئے ہیں جن کا آپ سے تقاضا کیا جاتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایک حقیقی مومن کو کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو بڑھانے اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر یہ روح آپ کے اندر موجود ہے تو انشاء اللہ آپ کامیاب ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی تائید و نصرت فرماتا ہے جو اُس کی قربت حاصل کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ سنجیدگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں تمام بداعمال سے محفوظ رکھے اور یہ کہ ہم ہمیشہ اور ہر وقت پاک رہیں اور تقویٰ پر قائم رہیں۔ آجکل کے معاشرے میں یقیناً بہت سے خطرات اور مخفی گڑھے موجود ہیں جن میں انسان گر سکتا ہے۔ چنانچہ یہ دعائیں اس صورتحال میں آپ کے اِردگرد گناہ آلود اور پُرکشش ماحول سے محفوظ رہنے کیلئے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ دوسرے مواقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہماری جماعت صرف اُس وقت دوسرے مسلمانوں سے ممتاز ہو گی جب ہم سنجیدگی کے ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کریں گے اور ہر وقت قرآن کریم کو مشعل راہ بنائیں گے۔ پس وقف نو سکیم کے ممبران کو اس نکتہ کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

ہر معاملے میں اور ہر کام میں آپ کی رہنمائی کا ذریعہ اسلامی تعلیمات اور اس کے تقاضے ہونے چاہئیں۔آپ کی زندگی کا ہر لمحہ قرآن کریم کی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت کے مطابق ہونا چاہئے۔اگر آپ کا برتاؤ اس کے مطابق ہے تو پھر نہ صرف آپ کو اس کا فائدہ ہوگا بلکہ آپ جماعت کیلئے فخر کا باعث بنیں گے اور دوسروں کیلئے بطور نمونہ بھی ہوں گے۔اگر آپ بااخلاق اور ایماندار ہیں تو لوگ طبعی طور پر آپ کی طرف مائل ہوں گے اور آپ اُن کو مثبت طور پر متأثر کرنے کا ذریعہ بنیں گے۔

الحمد للہ ہماری جماعت میں بہت سے نو مبائعین ہیں۔ جب انہیں پوچھا جاتا ہے کہ جماعت کی طرف بنیادی طور پر کس چیز نے انہیں مائل کیا ہے تو بہت سے کہتے ہیں کہ اُن کو اسلام کی طرف لانے کا باعث ان کے احمدی دوستوں کے اچھے برتاؤ اور اچھے اخلاق ہیں۔

پس اگر آپ مخلص احمدی مسلمان ہیں اور آپ کا اٹھنا بیٹھنا اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے تو آپ مسلسل ایک قسم کی خاموش تبلیغ میں حصہ لے رہے ہوں گے جس کا ثواب آپ کو اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ بے شک ہر احمدی کے اعلیٰ معیار ہونے چاہئیں اور ہر احمدی کو اس خاموش تبلیغ میں حصہ لینا چاہئے لیکن ہمارے واقفینِ نو کو اس حوالہ سے اعلیٰ معیار قائم کرنے والوں میں ہونا چاہئے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم خوش نصیب ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور ہمیں آپؑ کو ماننے کی توفیق ملی۔مگر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ آپ کو ماننا ہی کافی نہیں بلکہ ہمیں لازماً اپنی حالت کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور یہ کہ ہم شرائط بیعت پر عمل کرنے والے ہوں۔اور جن باتوں کی ہم تبلیغ کرتے ہیں اُن پر ہم خود بھی عمل پیرا ہوں۔اس حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں: ’’آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے......صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔‘‘

آپؑ مزید فرماتے ہیں: ’’کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو......زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔نمازوں میں دعائیں کرو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 274، ایڈیشن 1985، مطبوعہ انگلستان)

آخر پر میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقدس عہد کو پورا کرنے کی صلاحیتیں عطا فرمائے۔ وہ عہد جو پہلے آپ کے والدین نے آپ کی پیدائش سے پہلے کیا تھا جس کی تجدید آپ نے خود اس کے بعد کی ہے اور چھوٹی عمر کے واقفین نو بچے بھی انشاء اللہ آئندہ کریں گے۔اللہ کرے کہ آپ سب اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں اور آپ کا شمار ان لوگوں میں ہو جو اس دنیا میں حقیقی اور ہمیشہ قائم رہنے والے روحانی انقلاب لانے کا باعث بنیں۔آمین۔

اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

....

(اردو ترجمہ: فرّخ راحیل، مبلغ سلسلہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3؍اگست 2018)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا‘‘

(ترمذی، باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔‘‘

(الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

کلامُ الامام

’’شہادت کا ابتدائی درجہ

خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے

بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں 17 مارچ 2018ء کو

پندرھویں سالانہ پیس سمپوزیم کا کامیاب انعقاد

550 سے زائد غیر از جماعت و غیر مسلم مہمانوں کی تقریب میں شمولیت، مہمانوں میں برطانوی وزرا، اراکین پارلیمنٹ

مختلف ممالک کے سفراء، مختلف شہروں کے میئرز اور متعدد سیاسی و سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والی معزز شخصیات شامل تھیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

جماعت احمدیہ برطانیہ گزشتہ کئی سالوں سے ہر سال ایک پیس سمپوزیم منعقد کرتی ہے جس میں مرکزی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہوتا ہے۔ اس تقریب میں مختلف سیاسی، سماجی حلقوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اور کئی اداروں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس موقع پر ایک پیس ایوارڈ بھی جماعت احمدیہ یُو.کے کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ امسال 17 مارچ 2018ء کو پندرھواں پیس سمپوزیم طاہر ہال، بیت الفتوح میں منعقد ہوا جس میں ساڑھے پانچ سو سے زائد مہمان شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قُرآن کریم سے کیا گیا۔ بعدازاں امیر جماعت برطانیہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اپنے مختصر ایڈریس میں کہا کہ انتہا پسندی اور شدّت پرستی کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ یکجہتی اور اتحاد ہی تمام مشکلات کا حل تلاش کرنے میں مدد ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد بعض معزز مہمانوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

Dr. Aaron Rhodes نے جو انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے مختلف اداروں کے سربراہ ہیں، اس بات پر افسوس اور تشویش کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ جو انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے قیام کیلئے دن رات کوشاں ہے اسے انتہا پسند افراد اور حکومتوں کی طرف سے مخالفت اور ظالمانہ کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور ان کے حقوق تلف کئے جاتے ہیں۔

Dr. Luigi de Salvia جو عالمی کانفرنس برائے امن کے یورپی حصہ کے صدر ہیں، نے کہا کہ پندرہ سال سے جماعت احمدیہ جو امن سمپوزیم منعقد کر رہی ہے وہ ہمارے اس براعظم کا اہم ترین اجلاس ہوتا ہے، جس میں اہم پیرایہ میں انسانیت کو در پیش اہم مسائل، خدشات اور اُن کا جامع حل پیش کیا جاتا ہے۔

Mrs Angelina Alekseeva نے بھی سمپوزیم میں شرکت کی۔ وہ اس سال کے احمدیہ امن انعام حاصل کرنے والے ڈاکٹر روشال (Dr.Leonid Roshall) کی نمائندگی کر رہی تھیں۔ اُنہوں نے حاضرین کو بتایا کہ ڈاکٹر روشال نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ امن انعام کی ساری رقم ایک ایسے فلاحی ادارہ کو دیں گے جہاں ذہنی اور ریڑھ کی ہڈی میں نقائص کی وجہ سے تکالیف میں مبتلا بچوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہر شخص اپنے رنگ میں دُنیا میں قیام امن کیلئے کوششوں میں حصہ ڈالے۔

اسکے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور نے سب سے پہلے حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ پیش فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمارے اس امن سمپوزیم میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گزشتہ پندرہ سال سے احمدیہ مُسلم جماعت یہ سمپوزیم منعقد کرتی آرہی ہے۔ شائد کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ ہر سال اس سمپوزیم کو مُنعقد کرنے سے کیا فائدہ ہے جبکہ مسلمان ممالک میں اور غیر مُسلم ممالک میں امن کی صورتحال میں کوئی مُثبت فرق نہیں پڑا بلکہ صورتحال مزید خراب ہوئی ہے۔ دُنیا کا بیشتر حصہ باہمی تفرقہ، نفرت اور ناانصافیوں کی لپیٹ میں ہے۔ معاشرہ طاقت کے مختلف سمتوں میں کھنچتے ہوئے دھڑوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ جنگیں کی جاتی ہیں اور آپس میں قومیں ایک دوسرے کو دھمکاتی ہیں۔ غیر مساوی رُجحانات ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ممالک دونوں ہی میں زور پکڑتے جا رہے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس صورتحال میں جب آپ کے دل میں شُبہات پیدا ہوں تو اس میں آپ حق بجانب ہیں۔ مگر ہمارا مذہب ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہم دُنیا میں بسنے والے تمام انسانوں کو امن اور انصاف کی طرف بُلاتے رہیں۔ خواہ وہ امیر ہوں یا غریب، طاقتور ہوں یا کمزور، مذہبی ہوں یا غیر مذہبی۔ اس وجہ سے ہم اپنا فرض نبھاتے چلے جائیں گے کہ ہم دُنیا کو اعلیٰ انسانی اقدار کی عظمت کی قدر و منزلت پہچاننے اور اپنانے کی ذمہ داری کا احساس دلاتے چلے جائیں۔ اسلام کی بُنیادی تعلیم ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کئے جائیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ ان مختصر تمہیدی کلمات کے بعد میں آج بعض بہت اہم اُمور کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں جو آج کی دُنیا میں شدید بے چینی پیدا کر رہے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کی دُنیا میں ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ بعض بڑی طاقتیں اور بین الاقوامی ادارے ایسے منصوبے بناتے ہیں جن سے وہ دُنیا بھر میں انسانوں کی زندگیاں بہتر کرنا چاہتے ہیں۔ حالیہ زمانہ میں ایک مسئلہ جس پر بہت سے سیاستدان اور مفکرین اکٹھے ہو کر آواز بلند کر رہے ہیں اور احساس بیدار کر رہے ہیں، وہ دُنیا میں موسمیاتی تبدیلیوں اور توازن کے رُجحان اور خصوصیت سے فضا میں کاربن کے اخراج سے پیدا ہونے والے مسائل ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یقیناً موسمیاتی تبدیلیوں پر اثر انداز ہونے والے عوامل اور اس کُرہ ارض کی حفاظت بہت اہم اور قابل قدر اُمور ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ ترقی یافتہ ممالک اور خصوصاً بین الاقوامی رہنما اس امر کا بھی احساس بیدار کریں کہ دُنیا میں بعض دوسرے مسائل بھی فوری توجہ کے لائق ہیں اور اسی شدّت سے توجہ طلب ہیں۔

دُنیا کے غُربت و افلاس میں گھرے ہوئے اَن گنت انسان ماحولیات اور کاربن کے اخراج کے تناسُب کے بارہ میں سوچ نہیں سکتے کیونکہ ہر صُبح وہ آنکھ کھولتے ہیں تو اس فکر کے ساتھ کہ کیا آج وہ اپنے بچوں کو ایک وقت کی روٹی مہیا کر سکیں گے یا نہیں؟ اُن کی معاشی بدحالی خوفناک صورتحال پیدا کر چکی ہے جس کی اذّیت کو ہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ مثال کے طور پر دُنیا کے بہت سے ممالک ایسے ہیں جہاں شہریوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے اور وہ چھپڑوں کا گندہ پانی پینے پر اور بُنیادی ضرورتوں کیلئے استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ جبکہ وہ پانی بھی آسانی سے اُنہیں مہیا نہیں ہے۔ عورتیں اور بچے روزانہ کئی کئی میل پیدل چل کر برتن اپنے سر پر اُٹھا کر وہ پانی اپنے خاندان کے افراد تک پہنچاتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں ان مسائل پر ایک نگاہ ڈال کر یہ خیال نہیں کر لینا چاہئے کہ یہ دوسروں کے مسائل ہیں۔ بلکہ ہمیں علم ہونا چاہئے کہ اس غُربت اور افلاس کے نتائج تمام دنیا پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کا براہِ راست تعلق تمام دُنیا کے امن اور سلامتی سے ہے۔ جن بچوں کا سارا دن مشقت کے ساتھ چل چل کر اپنے خاندان کے افراد کیلئے پانی لانے میں گُزر جاتا ہے، ظاہر ہے کہ وہ اسکول نہیں جا سکتے اور نہ ہی کسی قسم کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ ایک ایسی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں جہاں جہالت اور غُربت نے اُنہیں اپنے نہ ختم ہونے والے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ یہ ایک ایسا چکر ہے جو معاشرہ کیلئے شدید نقصان پہنچانے کا باعث ہے۔ آج کی دُنیا میں اس غُربت و افلاس کی تکلیف زمانہ کے ذرائع ابلاغ کی ترقی کی وجہ سے دوچند ہو جاتی ہے، کیونکہ جنگوں کی تباہ کاریوں اور افلاس کی چکی میں پسنے والے عوام بھی یہ دیکھ سکتے ہیں کہ امیر اور طاقتور ممالک میں عوام کس آرام اور میسر سہولیات کے ساتھ زندگی گُزار رہے ہیں۔ جب وہ دوسروں کو اس طریق پر رہتے دیکھتے ہیں تو معاشرہ میں انسانی حقوق میں یہ باہمی تضاد دلوں میں ردِعمل پیدا کرتا ہے اور اُس کے اُوپر مزید نمک پاشی کرنے والے انتہا پسند عناصر ہیں جو جذبات کو انگیخت کرتے ہیں اور مالی معاونت اور بیوی بچوں کیلئے بہتر اور خوشحال زندگی کے نہ صرف خواب دکھاتے ہیں بلکہ اُس کے حصول کیلئے وعدہ کرتے ہیں۔ اسی طرح غیر تعلیم یافتہ نوجوان اُن عناصر کے ہاتھ آجاتے ہیں، وہ اُن کی ذہنی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے کر اُن کے ذہنوں میں شدت پسندی کے رُجحانات اچھی طرح راسخ کر دیتے ہیں۔ یہ شدت پسند عناصر اکثر اس چیز سے فائدہ اُٹھاتے ہیں کہ اُن کے سربراہانِ مملکت نے عوام کے حقوق کو پسِ پُشت ڈال کر مایوس کُن صورتِ حال پیدا کی ہوئی ہوتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ ان جنگوں کی تباہ کاریوں اور غُربت و افلاس کی چکیوں میں پسنے والی قوموں کے سربراہان بجائے اپنے عوام کی بہبودی کا خیال رکھنے اور اُن کی تکالیف دور کرنے میں کوشاں ہونے کے اکثر اپنی ذاتی ملکیتوں اور اونچی کُرسیوں اور طاقت برقرار رکھنے کے ذرائع کی طرف توجہ مرکوز کئے رکھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عوام کے دلوں میں اپنے لیڈروں کیلئے غصہ اور نفرت جنم لیتی ہے اور وہ دُنیا کی بڑی طاقتوں کو اپنا دُشمن تصور کرنے لگتے ہیں۔ یہ ایسا المیہ ہے جس کی خوفناک بازگشت ہمیں مسلمان ممالک میں بھی نظر آتی ہے۔ اپنے موروثی وطنوں میں اس شدت کی تکلیف دیکھتے ہوئے بعض مسلمان جنہوں نے باہر کے ممالک میں پرورش پائی ہے وہ شدت پسند عناصر کے زیرِ اثر آکر ذہنی تشنج کا شکار ہوئے ہیں اور اُنہوں نے مغربی ممالک میں خوفناک حملے کئے ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ لہٰذا میں اس بات کو پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم سچے دل سے اپنی دُنیا کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آنے والی نسلوں کیلئے ایک محفوظ معاشرہ چھوڑ کر جائیں تو ہمیں بھرپور کوشش کرنی ہوگی کہ تیسری دُنیا کیلئے معیار زندگی مُنصفانہ طرز پر قائم ہو۔ غریب قوموں کو بجائے حقارت سے دیکھنے کے ہمیں چاہئے کہ ہم اُنہیں اپنی انسانی برادری کا حصہ سمجھیں۔ وہ ہمارے بہن بھائی ہیں۔ ترقی پذیر ممالک کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کیلئے ہم جو مدد فراہم کریں، یکساں مواقع اور اُمید افزا حالات پیدا کرنے میں جو معاونت کریں وہ حقیقت میں ہماری اپنی مدد ہوگی جس کے ذریعہ ہم دُنیا کا امن ممکن بنا سکیں گے۔ ورنہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ترقی پذیر ممالک میں غُربت اور تنگدستی کے منفی اثرات باقی تمام دُنیا کو بھی اپنی لپیٹ میں لے

رہے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مزید برآں، حالیہ دہشتگردی کے واقعات اور مغربی ممالک کی طرف کثیر تعداد میں لوگوں کا ہجرت کرنے کا رُجحان، اور قوم پرستی کے خیالات کا مغربی ممالک کے وسیع حلقوں میں پھیل جانا۔ ایسے عوامل ہیں جن سے دُنیا میں ایک تاریک دور کی یاد اور خوف پیدا ہوتا ہے۔ یہ امر بھی فکر انگیز ہے کہ دائیں بازو کی شدت پسند تنظیمیں بلند و بالا آواز سے سُنی جانے لگی ہیں، اور سیاسی حلقوں میں بھی اُن کا اثر و رسوخ بڑھنے لگا ہے۔ وہ لوگ بھی انتہا پسند ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ مُختلف قومیت یا رنگ و نسل یا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کے خلاف معاشرہ میں زہر پھیلایا جائے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ طاقتور ممالک کے بعض رہنما اپنے بیانات میں بہت زیادہ قومی تشخص پر زور دینے لگے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے عوام سے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ ہر دوسری چیز پر انہیں ترجیح دیں گے۔ میں اس چیز سے اختلاف نہیں رکھتا کہ حکومتوں اور قومی رہنماؤں کا اوّلین فرض اپنے شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ یہ بات اس حد تک درست ہے۔ جہاں تک یہ رہنما انصاف کا دامن پکڑے رہتے ہیں اور دوسروں کے حقوق تلف نہیں کرتے اس وقت تک اپنے شہریوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانا ان کیلئے بڑی خوبی کی بات ہے۔ مگر جو لائحہ عمل ایسی بنیادوں پر بنائے جائیں جس میں نفسانفسی، لالچ اور دوسروں کے حقوق سلب کرنے کا رجحان ہو وہ غلط لائحہ عمل ہوتے ہیں اور دنیا میں تفریق اور خلفشار کا بیج بونے کا موجب بنتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اب میں ایک اور موضوع کی طرف آتا ہوں اور وہ ہے بین الاقوامی سطح پر ہتھیاروں کی تجارت۔ آج دنیا اپنے آپ کو ماضی کے ہر دور سے بڑھ کر مہذب گردانتی ہے۔ اس کے باوجود 2018ء میں صورتحال یہ ہے کہ ایسے ہتھیاروں کا استعمال کیا جا رہا ہے جن کا استعمال ہم صرف انسانیت سوز ہی گردان سکتے ہیں، جس کے نتیجہ میں ایسے ممالک ہیں جو کلّی طور پر تباہ و برباد اور نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ شام، عراق اور یمن جیسے ممالک میں ان کی اپنی حکومت کی طاقتیں اور باغی طاقتیں اور شدت پسند عناصر باہم ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ ان کے آپس کے انفرادی مفادات مختلف ہیں۔ مگر اس کے باوجود ایک چیز باہمی طور پر مشترک نظر آتی ہے اور یہ وہ ہتھیار ہیں جو ترقی یافتہ دنیا میں تیار کئے گئے ہیں۔ کھلے بندوں اور فخریہ طور پر بڑی طاقتیں ان ہتھیاروں کی تجارت کر رہی ہیں۔ اور ان ہتھیاروں کے استعمال سے معصوم انسانی جانوں کو تلف کرنے، اپاہج کرنے اور بے رحمی کے گڑھوں میں بے دریغ دھکیلنے کا کام لیا جا رہا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ دکھ کی بات یہ ہے کہ اس قسم کی حکومتیں اپنی ساری توجہ اس بات پر مرکوز کئے ہوئے ہیں کہ ان کی معیشت کو فروغ ملے۔ اور ان کے ملک کی دولت میں حتی الامکان اضافہ ہو۔ بغیر ایک لمحہ کیلئے اس چیز پر غور کرنے کے کہ اس لائحہ عمل کے اپنانے سے دنیا میں کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بڑی بے تابی کے ساتھ اور اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ایسے معاہدے طے کرتے ہیں جن سے یہ تباہ کن ہتھیار بہترین قیمت پر بِک سکیں۔ جبکہ ان میں سے جب ایک ہتھیار بھی داغ دیا جاتا ہے تو وہ کسی معصوم یا گناہ گار میں تفریق نہیں کرتا۔ وہ نہایت فخر کے ساتھ ایسے ہتھیار بیچتے ہیں جو بچوں، عورتوں یا معذوروں میں ذرہ برابر تمیز نہیں کر سکتے۔ بغیر کسی شرم کے یہ ہتھیار بیچے جاتے ہیں جو انسانی آبادیوں اور شہروں کو بلاتمیز و تفریق، نیست و نابود کر دیتے ہیں۔ ان ہتھیاروں کو بیچنے والے ممالک کی معیشت کو وقتی فائدہ تو پہنچ جاتا ہے، مگر لکھوکھہا انسانوں کے خون سے ان کے ہاتھ رنگین ہو جاتے ہیں۔ اَن گنت معصوم بچے اپنے ماں باپ کو اس بربریت کے ساتھ اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا ہوا دیکھتے ہیں اور وہ بے بسی کے ساتھ تکتے رہ جاتے ہیں۔ اُن کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوتا کہ انکے والدین کیوں ان سے چھن گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں عورتیں بیوگی کی حالت میں رہ جاتی ہیں جن کی زندگی میں ہر امید چھن چکی ہوتی ہے اور وہ دنیا کی مختلف اذیتوں کا شکار بن جاتی ہیں۔

حضورِ انور نے استفہامیہ انداز میں فرمایا کہ اس تمام تباہی و بربادی سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے؟ میں تو اس صورتحال سے نکلنے والی ایک ایسی بچوں کی کھیپ کا تصور کر سکتا ہوں جو اُن عناصر کے ہاتھ میں آ جائیں گے جو چاہتے ہیں کہ دنیا کے امن کو برباد کر دیں۔

حضورِ انور نے فرمایا جب ایک چھوٹا بچہ یا جوانی میں قدم رکھنے والا بچہ، یہ منظر اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتا ہے کہ اس کے ماں باپ سخت بربریت کے ساتھ اس سے چھین لئے جاتے ہیں، تو اس کے بعد اُس کا ردِ عمل دکھانے پر کون اُس کو الزام دے سکتا ہے۔ مَیں اس سے پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ انتہا پسند اُن بچوں اور نوجوانوں کو اپنا شکار بناتے ہیں جو غربت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب رہے ہوتے ہیں اور جنگوں کی تباہی و بربادی نے جن کے ذہنوں کو مسخ کر دیا ہوتا ہے۔ یہ انتہا پسند ایسے نوجوانوں کو پھانسنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جن کے بارہ میں اُنہیں معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے جذبات کو وہ آسانی سے انگیخت کر سکتے ہیں، تا کہ اُنہیں بدلہ لینے پر اور خون بہانے پر آمادہ کر کے دہشت گردی کے منصوبوں میں استعمال کر سکیں۔ بجائے اس کے کہ یہ بچے سکول جائیں، تعلیم حاصل کریں اور اچھے شہری بنیں جنہیں قوانین کا پاس ہو، بچوں کی ایک پوری نسل کو صرف یہ تربیت مل رہی ہے کہ کس طرح گرینیڈ اور میزائل اور خودکش حملے کئے جائیں جن سے دنیا کا امن برباد ہو جائے۔ مزید برآں یہ کہ بعض ممالک بلاوجہ ہزاروں میل دور ہونے والے جھگڑوں میں ملوث ہوتے ہیں اور اپنے فوجیوں کے ذریعہ یا ہوائی حملوں کے ذریعہ دُور دراز کے ممالک پر حملے کرتے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بہت سے واقعات سے یہ شہادت ملتی ہے کہ دنیا نے اپنی گزشتہ غلطیوں سے سبق حاصل نہیں کئے۔ وسیع حلقوں میں اس بات کو تسلیم کیا جاتا ہے کہ 2003ء میں لڑی جانے والی عراق کی جنگ غیر منصفانہ تھی اور غلط شہادتوں پر مبنی تھی۔ اسی طرح لیبیا اندوہناک قسم کے فسادات میں گھر گیا ہے اور انتہا پسند عناصر کے پھلنے پھولنے کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ یہ صورتحال چند سال پہلے وقوع پذیر ہوئی جب مغربی طاقتوں نے لیبیا میں اپنے موقف کے مطابق اقدامات کئے۔ اس قسم کے نتائج کے باوجود بڑی طاقتوں نے اس سے سبق حاصل نہیں کیا۔ بڑے بڑے شہر اور انسانی آبادیاں یک لخت زمیں بوس کر دی گئیں۔ ہزاروں تعمیرات خاکستر کر دی گئی ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ شروع میں مَیں ذکر کر آیا ہوں کہ بین الاقوامی برادری کی توجہ کا مرکز دنیا میں وقوع پذیر ہونے والی موسمیاتی تبدیلیاں ہیں اور یہ تمنا کہ جس فضا میں ہم سانس لیتے ہیں وہ صاف و شفاف رہے۔ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو یہ خیال کرتا ہو کہ اس قدر شدید بمباری کا ماحولیات پر اثر نہیں ہوگا؟ مزید برآں اگر کبھی جنگوں سے تباہ ہونے والے ممالک میں امن کا قیام ممکن ہو سکا تو اُن کے شہر اور مکانات بنیادوں سے دوبارہ تعمیر کرنے پڑیں گے۔ اور یہ اپنی ذات میں ہی اس قدر عظیم تعمیراتی کام ہوں گے جن کے دوران نقصان دہ ڈیزل وغیرہ کے اخراج ماحول کی کثافت میں اضافہ کریں گے۔ ایک ہاتھ سے تو ہم اس کرّہ ارض کو محفوظ بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں جب کہ دوسرے ہاتھ سے ہم بے دردی کے ساتھ اس کی تباہی کے اقدامات کر رہے ہیں۔ اِن تمام شواہد کی روشنی میں مجھے یقین ہے کہ دنیا کی بڑی طاقتوں کی تنگ نظری اور کوتاہ بینی نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ سب سے بڑی دلیل جو اسلحہ کے فروغ کے لئے دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلحہ کا حصول حملہ آوروں کی حوصلہ شکنی کا باعث ہوتا ہے اور اس طرح امن کے قیام پر منتج ہوتا ہے۔ مگر حقیقت میں جیسے ہی ہم اپنے ٹیلیویژن آن کرتے ہیں اور لحظہ بھر کو خبریں دیکھتے ہیں تو فوراً یہ حقیقت رُونما ہوتی ہے کہ اس قسم کے دلائل غلط ہیں اور یہ ایک نظریاتی دھوکہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہزاروں معصوم بچے جو ان مہلک ہتھیاروں کے استعمال کے دوران اپنے ماں باپ سے محروم ہو گئے یا اُن کے اپنے ہاتھ پاؤں یا دیگر اعضا ضائع ہو گئے، اُن کو یہ منطق ہرگز قابلِ قبول نہیں ہوگی۔ نہ ہی یہ دلیل اُن ہزاروں عورتوں کو قائل کر سکے گی جو اس دوران بیوہ کر دی گئی ہیں اور نہ ہی اُن کروڑوں افراد کو جو اپنے ہنستے بستے گھروں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اگر ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اپنے بچوں کیلئے ایک پُرامید زندگی چھوڑ کر جائیں اور اپنی آئندہ نسلوں کو ایک پُرامن دنیا میں رہنے کی نوید دے سکیں تو ہمیں قطع نظر مذہب و عقائد کے اپنی ترجیحات کو فوری طور پر تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ بجائے اس کے کہ مادہ پرستی اور طاقت کا حصول ہماری ترجیحات پر حاوی ہو، ہر ملک و قوم خواہ امیر ہو یا غریب، اسے تمام دنیا کے امن اور سلامتی کو ہر دوسری چیز پر ترجیح دینی ہوگی۔ بجائے اس کے کہ اسلحے کی دوڑ میں شامل ہوں جو ہلاکت اور تباہی کا موجب بنے، ہمیں انسانیت کی حفاظت اور بچاؤ کی دوڑ میں شامل ہونا چاہئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بجائے اس کے کہ جنگ پر آمادہ ملکوں کی سرحدوں اور بندرگاہوں کو بند کیا جائے، جسکے نتیجہ میں معصوم بچے فاقہ کشی کے عذاب میں مبتلا کر دیئے جائیں اور بیمار علاج سے محروم کر دیئے جائیں۔ ہمیں اپنے دل ایک دوسرے کیلئے کھول دینے چاہئیں۔ ہمیں تقسیم کرنے والی دیواروں کو گرا دینا چاہئے، بھوک و افلاس اور تکالیف میں مبتلا لوگوں کیلئے مددگار بن جانا چاہئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جہاں تک سیاسی دشمنی کا تعلق ہے امریکہ اور شمالی کوریا کے مابین ہونے والا کوئی بھی جھگڑا دنیا کے امن کیلئے مستقل خطرے کا باعث ہے۔ اور دونوں کے درمیان ہونے والا کوئی بھی تنازعہ، جنوبی کوریا، چین اور جاپان پر شدید طور پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

حضور نے امریکہ اور شمالی کوریا کے صدران کے درمیان رابطہ کی کوششوں کے حوالہ سے فرمایا کہ ان کے درمیان اگر کوئی معاہدہ طے پا جائے تو خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ کتنا پائیدار ہوتا ہے کیونکہ فریقین میں گہری نفرت کی جڑیں موجود ہیں۔ جیسا کہ چند سال پہلے ایران کے ساتھ جوہری توانائی کا جو معاہدہ تشکیل دیا گیا تھا اس پر ایران اور مغربی طاقتیں باہمی طور پر رضامند تھیں مگر چند سال ہی گزرے ہیں اور اب صورتحال یہ ہے کہ اس معاہدہ کی حالت بھی نازک ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اسی طرح اور بہت سے تنازعات ہیں جن کا لاوا آہستہ آہستہ سلگ رہا ہے اور ان کے کسی وقت بھی پھٹ پڑنے کا خدشہ رہتا ہے جس کے ہولناک نتائج کا تصور کرنا بھی تکلیف دہ ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں یہ بات توجہ کے لائق ہے کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ امن کا قیام صرف اُس صورت میں ممکن ہے جب دلوں سے بغض اور عناد کو نکال باہر کیا جائے اور اُس کی جگہ ایک معاف کرنے کی روح پیدا کی جائے اور باہمی محبت اور صلہ رحمی کے روابط ایک دوسرے سے قائم کئے جائیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اسلام کو عموماً انتہا پسند اور تشدد پسند مذہب خیال کیا جانے لگا ہے اور یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد جن ممالک میں رہتی ہے، اُن کے وفادار نہیں ہیں یا معاشرہ میں ہم آہنگی کی بجائے بدامنی پھیلانے کا موجب ہیں۔ مَیں اِن الزامات کو غلط اور غیر منصفانہ سمجھتا ہوں اس کے باوجود کہ مسلمان کہلانے والے دہشت گرد، اسلام کا نام استعمال کر کے اپنی کارروائیاں کرتے ہیں، مَیں نہیں سمجھتا کہ ہم اِس صورتحال میں مذہبی جنگ کا مشاہدہ کر رہے ہیں بلکہ حقیقت میں یہ جنگیں جو لڑی جا رہی ہیں اور مظالم جن کا ارتکاب کیا جا رہا ہے، علاقائی سیاست اور ذاتی مفادات پر مبنی ہیں۔ نام نہاد جہادی شدت پسند اور انتہا پسند مولوی، اسلام کے نام پر دھبہ لگاتے ہیں اور مسلمانوں کی اکثریت جو پُرامن اور قانون کے تابع چلنے والے شہری ہیں اُن کی تمام کوششوں کو گزند پہنچانے کا باعث ہیں۔ اسلامی نقطہ نگاہ نے کسی صورت میں بھی انتہا پسندی کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی اور اس کی ہر شکل کو مسترد کیا ہے۔ قرآن کریم کی جو آیات آج کے اس اجلاس کے شروع میں تلاوت کی گئیں اُن میں اس کا واضح ثبوت موجود ہے۔ اِن آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں جو جنگیں لڑی گئیں اُن کا مقصد تمام مذاہب کا دفاع تھا اور یہ کہ عقائد کی آزادی کے حق کی حفاظت کی جائے۔ اِن آیات میں نہایت وضاحت سے کہا گیا ہے کہ گرجے، یہودیوں کے معابد، مندر اور مساجد کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ یہ وہ اہم نکتہ ہے جس کو مَیں نے بار بار پیش کیا ہے اور اب بھی اُس کو دہراتا ہوں کہ جو شخص بھی انسانی آزادی کے اصولوں، عقائد کی آزادی اور ضمیر کی آزادی کی خلاف ورزی کرتا ہے، وہ اسلام سے بہت دور جا پڑا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ میں بھی بعض ایسے ہیں جو اس رائے کو مانتے ہیں

اور اس کے صحیح ہونے کے بارہ میں آواز اٹھاتے ہیں۔ مَیں دیانتداری اور منصفانہ اصولوں کی اس خدمت پر ان کو داد دیتا ہوں۔ مثال کے طور پر اخبار گارڈین کی حالیہ اشاعت میں ایک کالم چھپا ہے جس میں کالم نگار نے لکھا ہے ’’مسلمانوں میں دہشت گردی نہ تو پہلے اور نہ ہی اب اسلام کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے۔ اس کے پیچھے ہمیشہ علاقائی حقوق ہتھیانا، قدرتی اور معاشی وسائل کی چوری اور بین الاقوامی مالی پالیسیوں کا عمل دخل رہا ہے، جس کے نتیجہ میں ملکوں کے اندر مسلمان عوام غربت اور بدحالی میں مبتلا کر دیئے جاتے ہیں۔‘‘

حضورِ انور نے فرمایا کہ اِن الفاظ میں نام نہاد مسلمانوں کی دہشت گردی کے پیچھے کارفرما حقیقت کی بالکل صحیح عکاسی کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں، ایک قومی اخبار میں لکھتے ہوئے صحافی، پیٹر اوسبورن، ایک ایسی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہیں جس سے اختلاف کرنا مشکل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خاصی بڑی تعداد میں مسلمان، مغربی خفیہ اداروں کی مداخلت کے نتیجہ میں انتہا پسندی کا رجحان پیدا کرتے جا رہے ہیں۔ اگر سب نہیں تو اُن میں سے بڑی تعداد اُس طرف جھکاؤ اختیار کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں یہ صحافی، ایک برطانوی خفیہ ادارے کے سابق افسر کے بیان کا حوالہ دیتا ہے جس نے کہا کہ ’’یہ صحیح نہیں ہے کہ ایک جانب تو داخلی پولیس سروس اپنی تمامتر قوت سے ہمارے معاشرہ کی حفاظت کیلئے دہشت گردی سے لڑ رہی ہے، جبکہ دوسری جانب ہماری اور امریکہ کی دفاعی ایجینسیوں کے بعض عناصر جہادیوں کی تربیت کرتے اور اُن کو اسلحہ فراہم کرتے رہے ہیں اور ان کی بعض دہشت انگیز سرگرمیوں میں تعاون کرتے رہے ہیں۔

علاوہ ازیں، دی بوسٹن گلوب میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں کولمبیا یونیورسٹی کے سینٹر فار سسٹینیبل ڈیویلپمنٹ کے ڈائریکٹر، پروفیسر Jeffry Sachs تحریر کرتے ہیں ’’متعدد مواقع پر سی آئی اے نے مشرقِ وسطیٰ کی حکومتوں کا استحکام درہم برہم کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کشیدہ صورتحال میں امریکہ کا جو کردار رہا ہے اُس سے ذرائع ابلاغ کے اجارہ داروں نے صرفِ نظر کیا ہے۔‘‘

پروفیسر Sachs تنازعات کے باہمی تعاون سے مل جل کر ان کے حل نکالنے کے بارہ میں تحریر کرتے ہیں ’’امریکہ کو فوری طور پر مشرقِ وسطیٰ میں لڑائی ختم کر دینی چاہئے، اور قوموں کا تحفظ اور تنازعات کا حل اقوامِ متحدہ کے اثر ورسوخ کے ذریعہ طے کرنے چاہئیں۔‘‘

حضورِ انور نے فرمایا کہ غیر مسلموں کے لکھے ہوئے بھی بہت سے کالم حالیہ زمانہ میں شائع ہوئے ہیں جو اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ داعش جیسے گروہ بیرونی امداد کے بغیر پنپ نہیں سکتے تھے۔ مَیں یہ نہیں کہہ رہا کہ دخل اندازی کرنا ہمیشہ ہی غلط ہوتا ہے مگر ہر قدم منصفانہ اور برمحل ہونا چاہئے اور ذاتی مفاد کو پس پشت ڈال دینا چاہئے۔

قرآن پاک کی سورہ نمبر 49۔ الحجرات آیت نمبر 10 میں فرمان ہے کہ کسی بھی مداخلت کا مقصد ہمیشہ امن کا پائیدار قیام ہونا چاہئے اور مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے دشمنوں سے بھی انصاف کریں۔ لہٰذا، جہاں اسلام نے، آخری حربے کے طور پر ابتدائی زمانہ کے مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی تھی، وہاں انہیں یہ حکم بھی دیا تھا کہ جب امن قائم ہو جائے تو انصاف کے تقاضوں کو قائم رکھیں اور کبھی بھی ذاتی فائدہ کی طرف نہ جھکیں یا حد سے ہرگز آگے نہ بڑھیں۔

اسلامی تعلیم کی روشنی میں حضورِ انور نے فرمایا کہ یقیناً، یہ بنیادی اور جامع رہنما اُصول آج بھی مسلمانوں اور غیر مسلموں کیلئے اُسی طرح فائدہ مند ہے کہ جہاں ظالم کا ہاتھ ظلم سے روکنے کیلئے سختی کی ضرورت ہو، تو وہاں طاقت کا استعمال جائز ہے لیکن اس موقع پر بدلہ لینے یا محکوموں کا مال لُوٹنے کی نیت شامل نہ ہو۔ جب ایک مرتبہ ظالم امن کی طرف لوٹ آئے تو اسلامی تعلیم یہ ہے کہ اُن کو ان کے حقوق سے محروم نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی کسی طور پر ان کے حالات سے کسی قسم کا فائدہ اُٹھانے کی اجازت ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی لوگوں کو امن کے ساتھ باہم جوڑ کر رکھنے کی کوشش کی اور ہمیشہ دوسروں کے بالمقابل اپنے حقوق کی قربانی دی۔ بہت سے غیر مسلم مصنفین اور مفکرین، جنہوں نے بنظرِ غور اسلام کا مطالعہ کیا ہے، اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوموں کو متحد کیا اور مذہبی آزادی کا علَم بلند کیا۔ مثال کے طور پر، آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک سینئر ریسرچ فیلو، Peter Francopan، نے اپنی تصنیف: The Silk Roads میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ اس میں مصنف نے بیان کیا ہے کہ کیسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف عقائد کے لوگوں میں یک جہتی اور باہمی گفت وشنید کو فروغ دیا اور اس وقت کے عیسائی اور یہودی گروہوں سے مل جل کر کام کیا۔

وہ اُس وقت کے مذہبی گروہوں کے مابین مشترک اقدار کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات صلح پسندی پر مشتمل تھیں۔ ایک موقع پر مصنف اس زمانہ کا ذکر کرتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرِ مدینہ کے نظام کی قیادت پر متعین تھے۔ وہ لکھتے ہیں:

’’شہر (مدینہ) کے یہودی قائدین نے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے باہمی دفاع کے بدلے میں مدد کا معاہدہ کیا۔ اس کا اقرار ایک تحریری دستاویز میں درج کیا گیا جس میں تحریر تھا کہ مسلمان اب اور آئندہ اُن کے عقیدہ اور ان کی ملکیتوں کا احترام کریں گے۔‘‘

آگے وہ مزید لکھتے ہیں: ’’جیسے جیسے مسلمانوں کی طاقت بڑھی تو، (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور انکے اصحاب نے اپنی کوششوں میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو ہر قسم کے خوف سے آزادی حاصل رہے۔‘‘

حضورِ انور نے مزید فرمایا کہ، حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے ہمیشہ نہایت شدت کے ساتھ دہشت گردی اور انتہا پسندی کی مخالفت کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں اِس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ بعض مسلمانوں کے شر انگیز اقدامات نے معاشرہ کو شدید نقصان پہنچایا ہے، مگر میں یہ نہیں مانتا کہ آج کی دنیا میں موجود انتشار کے ذمہ دار صرف مسلمان ہی ہیں۔ بہت سے مبصرین اور نقاد اب کھلے عام کہہ رہے ہیں کہ بعض مخصوص غیر مسلم طاقتیں اور گروہ بھی امن کو تلف کرنے اور معاشرتی یک جہتی کو ٹھیس پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اتنا کہنا کافی ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تمام دنیا کے لوگ اس سوچ کو اپنے ذہنوں سے نکال دیں کہ تمام دنیا کے مسائل کے ذمہ دار صرف مسلمان ہی ہیں۔

مزید برآں ہم اب اُس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ ہمارے رہنماؤں کو چاہئے کہ بجائے اپنی سیاسی جماعتوں اور حکومتوں کی ترقی کو فوقیت دینے کے، وہ دنیا میں قیامِ امن اور انسانیت کی بھلائی کو ترجیح دیں۔

حضورِ انور نے پُرشوکت الفاظ میں فرمایا کہ اب دنیا میں حقیقی امن قائم کرنے کا صرف یہی ایک راستہ ہے۔

حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک وسیع تر بین الاقوامی تناظر میں، ہمیں اس حقیقت کو مان لینا چاہئے کہ طاقت کے استعمال سے شاذ ہی کوئی پائیدار فائدہ ممکن ہو سکتا ہے۔ چنانچہ شمالی کوریا، ایران، یا کسی اور ملک سے واسطہ پڑنے پر بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ احتیاط اور حکمت سے کام لیں اور کوشش کریں کہ ہر ایک کے تحفظات پر مفاہمت کی روح سے غور کیا جائے۔ جیسا کہ ایک کالم نگار جن کا مَیں ذکر کر آیا ہوں اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ عالمی طاقتوں کو سفارتی ذرائع کو استعمال کر کے باہمی اُلجھنوں سے بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کو فوقیت دینی چاہئے۔ اُنہیں امن کے حصول کیلئے ایسے مذاکرات اور معاہدے کرنے چاہئیں جو ایک فریق کی جانب جھکاؤ نہ رکھتے ہوں بلکہ جو تمام فریقوں کے مسائل کو حل کریں۔ علاوہ ازیں جب امن قائم ہو جائے تو ہمیں گزشتہ دشمنیوں یا نفرتوں کو بھلا کر، ایک دوسرے کے جذبات کے احترام اور عزت نفس قائم رکھتے ہوئے آگے قدم بڑھانے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ میرا پختہ ایمان اور یقین ہے کہ بنی نوع انسان کی تاریخ میں درگزر، ظلم برداشت کر کے نیکی اور رحم کا عظیم ترین نمونہ، بانیٔ اسلام، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ تیرہ سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ایسے دردناک مظالم کا نشانہ بنایا گیا تھا جس کا تصور بھی محال ہے۔ اُنہیں اُن کے گھروں سے نکالا گیا اور زبردستی مکّہ کے شہر سے ہجرت پر مجبور کر دیا گیا۔ اس عرصہ کے دوران مسلمانوں کو بیدردی سے شہید کیا گیا۔ جسمانی اور ذہنی اذیتیں دی گئیں۔ دہکتے ہوئے کوئلوں پر لمبے وقتوں کیلئے لٹا کر عذاب دیا جاتا تھا اور شدید ترین معاشرتی بدحالی کا شکار بنایا گیا۔ مسلمان خواتین کی ٹانگیں دو اونٹوں سے باندھ دی جاتی تھیں اور پھر اِن اونٹوں کو مخالف سمتوں میں دوڑایا جاتا تھا۔ اس بہیمانہ طریق سے اُن کے جسم چیر دیئے جاتے تھے۔ پھر بھی جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتح بن کر مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ نے بدلے میں خون کا ایک قطرہ تک نہیں بہایا بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی روشنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان جاری فرمایا کہ تمام مخالفین کو معاف کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ شدید مظالم ڈھانے والے اور اسلام کی دُشمنی کرنے والے لوگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلامی قانون کے تحت، تمام لوگوں کو اپنے مذہب اور عقیدہ پر بغیر کسی مداخلت یا خوف کے عمل کرنے کی آزادی ہوگی۔ صرف ایک شرط لازم تھی اور وہ یہ تھی کہ ہر شخص کو معاشرہ میں امن کے ساتھ رہنا ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی کہ بلاتفریقِ رنگ و نسل، تمام لوگوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے اور بہر صورت ہر فرد کی عزت برقرار رکھی جائے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رہتی دُنیا کیلئے عظیم الشان مثالی نمونہ ہے۔ یہ عفو و درگزر اور انسانیت کے لئے رحم ایسا ہے جسے ہر مسلمان اور غیر مسلم کو آج کی دُنیا میں اختیار کرنا چاہئے۔ یہ عفو اور نیک سُلوک کرنے کی وہ روح ہے جسے تمام قوموں کو، چاہے وہ چھوٹی ہوں یا بڑی، امیر ہوں یا غریب اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے تبھی پائدار امن کا حصول ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

آخر پر حضورِ انور نے فرمایا کہ مَیں دل کی گہرائیوں سے یہ دعا کرتا ہوں کہ بنی نوع انسان ایک دوسرے پر عائد ہونے والے فرائض کو پہچاننے لگیں، تاکہ ہمارے بعد میں آنے والے ہمیں فخر اور شکرگزاری کے جذبے سے یاد رکھیں۔ آیئے آنے والے کل کی جانب دیکھتے ہیں نہ کہ محض آج کی جانب۔ آیئے ہم اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو بچائیں۔ اللہ ہمیں دانشمندی، فہم، حکمت اور دانائی عطا فرمائے۔

آخر میں حضور انور نے حاضرین کا شُکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ سب ہمارے ساتھ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔‘‘

تقریب کے آخر میں حضور انور نے دعا کروائی جس میں حاضرین نے اپنے اپنے طریق سے شرکت کی۔

بعدازاں تمام حاضرین نے عشائیہ میں شرکت کی۔ اس کے بعد بہت سے مہمانوں نے حضور انور سے فرداً فرداً مل کر سمپوزیم کے متعلق اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔

....

(رپورٹ مرتبہ حامدہ سنوری فاروقی، لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20 جولائی 2018)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ (سورۃ البقرۃ:58)

جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم۔ ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

’’ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو۔‘‘

(بیہقی فی شعب الایمان)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

مَیں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے

جلسہ ہوشیار پور میں مصلح موعود ہونے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا پُر شوکت اعلان

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23/فروری 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20/فروری کے دن کا کیا تاریخی پس منظر بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 20/فروری کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی تھی جس کی مختلف خصوصیات بیان کی گئی تھیں۔ اس کے بارے میں آپ نے 20/فروری 1886ء کو اشتہار شائع فرمایا تھا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یوم مصلح موعودؓ منائے جانے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یوم مصلح موعود کا منایا جانا اور اس کے حوالے سے جلسے منعقد کرنا اصل میں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کی وجہ سے ہے۔ یہ بات واضح ہو کہ یہ دن حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کا دن نہیں ہے۔ آپ کی پیدائش تو 1889ء میں 12/جنوری کو ہوئی تھی۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ کے پہلے لڑکے کی وفات پر جب مخالفین نے خوشی کا اظہار کیا تو آپ نے انہیں کیا جواب دیا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار ان کو کہا گیا کہ 20/فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہونگے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہو جاتا۔ تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے، پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اسکے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جسکے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا حضرت مصلح موعودؓ کے مقام کے بارے میں کیا خیال تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات سے چھ ماہ قبل حضرت پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے آج حضرت اقدس علیہ السلام کے اشتہارات پڑھ کر پتا مل گیا کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں (یعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد) اس پر حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا۔ ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔ پیر صاحب موصوف نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے لئے پیش کئے تو حضرت خلیفہ اوّل نے اس پر تحریر فرمایا: یہ لفظ مَیں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔ (اور پھر دستخط فرمائے) نورالدین 10/ستمبر 1913ء۔

سوال حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرنے میں دیر کیوں کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ کو جب تک اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا آپ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ آپ فرماتے ہیں: اس میں شبہ نہیں کہ اس موعود فرزند کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے جو علامات بیان فرمائی ہیں ان میں سے کئی ایک کے پورا ہونے کی وجہ سے ہماری جماعت کے بہت سے لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ پیشگوئی میرے ہی متعلق ہے مگر مَیں ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھے یہ حکم نہ دے کہ مَیں کوئی ایسا اعلان کروں، مَیں نہیں کروں گا۔ آخر وہ دن آ گیا جب خدا تعالیٰ نے میری زبان سے اس کا اعلان کرانا تھا۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کہاں کیا اور کیا اعلان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ نے اعلان کے وقت جلسہ ہوشیار پور میں فرمایا کہ ”مَیں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے۔“

سوال دمشق کے حضرت سید ابوالفرج الحصنی صاحب نے حضرت مصلح موعود علیہ السلام کی وفات پر کن قلبی کیفیات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سید ابوالفرج الحصنی بیان کرتے ہیں: حضرت امیر المؤمنین کی وفات سے ہمارے دلوں کو انتہائی تکلیف اور غم ہوا۔ خصوصاً جماعت دمشق کو کیونکہ جماعت دمشق حضورؓ کا براہ راست لگایا ہوا پودا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق سچ فرمایا تھا کہ ”قومیں اس سے برکت پائیں گی۔“ ہم نے آپ کی دعا کی برکت اور توجہ سے فیض الٰہی حاصل کیا۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ مَیں نے جب کبھی بھی حضورؓ سے دعا کی درخواست کی تو مَیں نے اس کی قبولیت کے آثار روحانی اور مادی لحاظ سے واضح طور پر محسوس کئے۔

سوال مکرم محمد موہیل صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق کیا خواب دیکھی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: محمد موہیل صاحب لکھتے ہیں کہ جب حضور 1936ء میں نوابشاہ تشریف فرما ہوئے۔ اس سے ایک رات قبل میں نے دیکھا کہ نوابشاہ کے چکرا (گول دائرے کا بازار ہے) اسٹیشن کی طرف سے مغرب کی طرف ایک شخص شیر پر سوار ہو کر آ رہا ہے۔ جب میرے قریب آیا تو دیکھا کہ اس کے جسم مبارک پر قرآن مجید کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔ میں نے آدمیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت مرزا محمود احمد قادیانی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ وہ کیسا ہے؟ جواب دیا کہ دنیا میں سب سے بڑے ولی اللہ ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت کا اظہار غیروں نے کس طرح کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی نے ’اظہارِ حق‘ کے عنوان سے ایک ٹریکٹ میں لکھا کہ یہ حقیقت ہے کہ مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطے تک پہنچ گئی ہے اور حالات یہ بتلاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد 1931ء کی بنسبت دوگنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کے لئے جس قدر منظّم کوششیں ہوئی ہیں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ الغرض آپ (حضرت مسیح موعودؑ) کی ذرّیت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے لئے قائم کیا گیا اور اس کے ذریعہ جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی من وعن پوری ہوئی۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں جماعت کتنے ملکوں میں قائم ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس دور میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے دنیا میں تقریباً 50 سے زائد ممالک میں احمدیت کا پودا لگا۔ جماعتیں قائم ہوئیں اور تقریباً ہر براعظم میں جماعت قائم ہوئی۔ یہ حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا پھیلنا اور آپ کی اولوالعزمی کا نتیجہ تھا۔

سوال رسالہ زمیندار کے ایڈیٹر مولوی ظفر علی خان صاحب نے مخالفین احمدیت کو حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق کیا نصیحت کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے لکھا کہ ”کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟ ......تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا...... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے...... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔“

سوال خواجہ حسن نظامی دہلوی نے حضرت مصلح موعودؓ کی اولوالعزمی کا کن الفاظ میں اعتراف کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پسرِ موعود سے متعلق وعدہ الٰہی تھا کہ وہ ”اولوالعزم“ ہوگا۔ چنانچہ ہندوستان کے نامور صوفی خواجہ حسن نظامی دہلوی لکھتے ہیں کہ ”اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئ جوانمردی کو ثابت کر دیا اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں۔ یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں۔“

سوال مولانا محمد علی جوہر نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی ملی خدمات کا کن الفاظ میں اعتراف کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مولانا محمد علی جوہر صاحب نے اپنے اخبار ہمدرد 26/ستمبر 1927ء میں لکھا کہ ناشکری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کیلئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم، تبلیغ و تجارت میں بھی انتہائی جدو جہد سے منہمک ہیں۔ اور وہ وقت دُور نہیں جبکہ اس منظم فرقے کا طرزِ عمل سواد اعظم اسلام کیلئے بالعموم اور ان اشخاص کیلئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمتِ اسلام کے بلند بانگ اور باطن ہیچ دعاوی کے خُوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا۔

سوال ایک ہفتہ وار اخبار ”پارس“ کے ایڈیٹر لالہ کرم چند نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو کن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لالہ کرم چند کچھ اخبار نویسوں کے ساتھ قادیان گئے اور حضورؓ سے بہت متاثر ہو کر واپس آئے اور اپنی اخبار میں لکھا کہ ہم تو ظفر اللہ خان کو بڑا آدمی سمجھتے تھے۔ مگر بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سامنے اس کی حیثیت ایک طفل مکتب کی ہے۔ وہ ہر معاملے میں ان سے بہتر رائے رکھتے ہیں اور بہترین دلائل پیش کرتے ہیں۔ اس میں بے پناہ تنظیمی قابلیت ہے۔ ایسا آدمی بآسانی کسی ریاست کو بامِ عروج تک لے جا سکتا ہے۔“

سوال علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے تفسیر کبیر کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: علامہ نیاز فتح پوری صاحب تفسیر کبیر جلد سوم کے مطالعہ کے بعد لکھتے ہیں کہ تفسیر کبیر جلد سوئم آجکل میرے سامنے ہے اور میں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل اور نقل کو بڑے حُسن سے ہم آہنگ کر دیا گیا ہے۔ آپ کی تبحّر علمی، آپ کی وُسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حُسنِ استدلال آپ کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا۔ کاش کہ مَیں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ھود کی تفسیر حضرت لوط علیہ السلام پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسّرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے۔

......☆......☆......☆......

مربیان سے نکاح کرنے والی لڑکیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے بھی وہی کام اور فرائض ہیں جو مربی کے ہیں
اس لئے ہر مربی کی بیوی کو اپنے اخلاق میں ایک نمونہ ہونا چاہئے، اپنے لباس میں، اپنے رکھ رکھاؤ میں، اپنے پردہ میں ایک نمونہ ہونا چاہئے
اسی طرح دینی علم کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ جہاں بھی مربی کی پوسٹنگ ہو وہاں لجنہ کی تربیت کرنے کیلئے، لڑکیوں اور عورتوں کے سامنے نمونہ دکھانے کیلئے اس کی بیوی موجود ہو

خطبہ نکاح فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19/نومبر 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ یہ دونوں نکاح مربیان سلسلہ کے ہیں۔ ایک جامعہ یُو.کے سے فارغ ہوئے ہیں، دوسرے جامعہ احمدیہ جرمنی سے۔

مربیان سے نکاح کرنے والی لڑکیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے بھی وہی کام اور فرائض ہیں جو مربی کے ہیں اس لئے ہر مربی کی بیوی کو اپنے اخلاق میں ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ اپنے لباس میں، اپنے رکھ رکھاؤ میں، اپنے پردہ میں ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح دینی علم کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ جہاں بھی مربی کی پوسٹنگ ہو وہاں لجنہ کی تربیت کرنے کیلئے، لڑکیوں اور عورتوں کے سامنے نمونہ دکھانے کیلئے اس کی بیوی موجود ہو۔ پس اس بات کو ہمیشہ ہر مربی کی بیوی کو یاد رکھنا چاہئے۔ اسی طرح یہ بھی یاد رکھیں کہ ایک لڑکی واقف زندگی کے ساتھ جب نکاح اور شادی کی حامی بھرتی ہے تو اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ پھر اس کو اپنی دنیاوی ضروریات اور دنیاوی خواہشات سے زیادہ دین کو اہمیت دینی ہو گی۔ کبھی مطالبات نہیں ہونے چاہئیں۔ جو الاؤنس جماعت کی طرف سے ملتا ہے اس میں گزارا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح مربی کو بھی ہمیشہ جب وہ باہر تلقین کرتا ہے یا تربیت کیلئے جاتا ہے، اس کے فرائض میں داخل ہے کہ تربیت اور تبلیغ کرے تو گھر میں بھی اپنے اعلیٰ اخلاق کے اور حسن سلوک کے یہی اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ گھروں میں محبت اور پیار کی فضا قائم ہو گی تو باہر بھی اس کا نیک اثر ہو گا۔ اور یہی نمونہ اگر گھروں میں بھی ہو گا تو اللہ تعالیٰ پھر مربی کے الفاظ میں برکت بھی ڈالتا ہے جب وہ دوسروں کی تربیت کر رہا ہو۔ پس اس لحاظ سے ہمیشہ دونوں میاں بیوی کو یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے دین کی خاطر قربانی کا جو عہد کیا ہے اور دین کی خاطر جو اپنی خدمات کو پیش کیا ہے۔ جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا ہے اس کو احسن رنگ میں نبھانے کی ہر وقت کوشش کرنی ہے۔ تقویٰ پر قائم رہنا ہے۔ ان آیات میں جو تلاوت کی گئیں، بار بار تقویٰ کی تلقین کی گئی ہے۔ تقویٰ پر قائم رہنا ہے۔ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا ہے۔ قول سدید پر چلنا ہے۔ سچائی کو ہمیشہ سامنے رکھنا ہے۔ اعتماد کی فضا گھروں میں قائم کرنی ہے۔ بچوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کرنی ہے۔ اور اس دنیا کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا کو دیکھتے ہوئے آئندہ دنیا کی بھی فکر کرنی ہے، اس دنیا میں بھی اپنے لئے بھی اور اپنے بچوں کی تربیت کیلئے بھی۔ پس اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

اب ان چند الفاظ کے بعد مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ پہلا نکاح عزیزہ عافیہ ظفر واقفۂ نو کا ہے جو محمد ظفر اللہ صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم شرجیل احمد مربی سلسلہ کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ فیاض ملہی کا ہے، جو فیاض احمد ملہی صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم چوہدری بلال اکبر مربی سلسلہ کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے جو اس وقت فرانس میں رہتے ہیں۔ چوہدری مقصود الرحمٰن صاحب کے بیٹے ہیں۔ بلال اکبر یہاں آ نہیں سکے۔ ان کے والد ان کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8/جون 2018)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/مئی 2018 بروز جمعرات 11 بجے صبح محمود ہال (مسجد فضل لندن) میں تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ امینہ بی بی کلیم صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد ظفر کلیم صاحب (وٹفورڈ، یُو.کے)

22/مئی 2018ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد اوائل عمر میں پارٹیشن کے دوران شہید ہو گئے تھے اور آپ نے اپنی والدہ اور دو بھائیوں کی کفالت کا فرض نبھایا۔ مرحومہ کا تعلق کوٹلی کشمیر سے تھا اور 1970 میں پاکستان سے یوکے شفٹ ہوئیں اور وٹفورڈ میں رہائش اختیار کی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، چندہ جات میں باقاعدہ، بہت نیک خاتون تھیں۔ مساجد کی تعمیر کیلئے بھی مالی قربانی پیش کرتی تھیں۔ آپ نے حج اور عمرہ کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور 12 پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عنایت اللہ صاحب شہید گوجرانوالہ (آسٹریلیا)

5/مئی 2018ء کو بریسبن میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے میاں مکرم عنایت اللہ صاحب کو 2 جون 1974ء میں گوجرانوالہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔ مرحومہ نے بڑی محنت سے بچوں کی پرورش کی اور انہیں ہمیشہ دین سے جوڑے رکھا۔ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور غریب رشتہ داروں کی ضرورتوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ غربا کی مدد ان کا طرہ امتیاز تھا۔ بڑی ملنسار، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم قریشی محمد حفیظ صاحب
(سابق کارکن دار الذکر، لاہور)

15/اپریل 2018ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت غلام قادر صاحبؓ اور نانا حضرت منشی مہر دین صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کے بڑے بھائی مکرم محمد شفیع عابد صاحب قادیان میں درویش تھے اور آپ کے بھتیجے مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب اس وقت نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم عمران احمد صاحب ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل کے شعبہ لائبریری و آرکائیو میں بطور Volunteer خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے دو پوتے جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(3) مکرم داؤد احمد صاحب (پشاور)

27/اپریل 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے بطور قائد خدام الاحمدیہ اور ناظم انصار اللہ ضلع پشاور خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء کے پُر آشوب دور میں آپ کی دوکان وغیرہ جلا دی گئی تھی۔ بڑے صابر و شاکر انسان تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 7 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ ناصرہ اختر صاحبہ
اہلیہ مکرم امان اللہ خان صاحب (بنگلہ دیش)

27/فروری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور، غیر معمولی صفات کی حامل، بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھیں اس وجہ سے کثرت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں نے آپ سے علم حاصل کیا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ عذرا دلدار صاحبہ
اہلیہ مکرم دلدار احمد صاحب (حلقہ بٹالہ کالونی، فیصل آباد)

21/ مارچ 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے گہری محبت رکھنے والی، غریب پرور، مہمان نواز اور نیک خاتون تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ انکے لواحقین کو صبر کرنے اور انکی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ
(اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوۡا مِمَّا فِی الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَیِّبًا (سورۃ البقرۃ:169)
اے لوگو! اس میں سے حلال اور طیب کھاؤ جو زمین میں ہے

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8851: مَیں صوفیہ بی بی زوجہ مکرم رشید شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 2010، ساکن اجگر پاڑہ تھانہ سوتی ڈاکخانہ جنگی پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 18 گرام، جھمکے 1 جوڑی 3 گرام (22 کیریٹ)، حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بلبل احمد　　الامۃ: صوفیہ بی بی　　گواہ: عجیب الرحمن

مسل نمبر 8852: مَیں سلمہ بی بی زوجہ مکرم منصور الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن پانچ گرام ڈاکخانہ پانچ گرام ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کے بالے اور ایک انگوٹھی 10 گرام 22 کیریٹ، حق مہر میں سے ہی یہ زیور بنایا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منصور الحق　　الامۃ: سلمہ بی بی　　گواہ: جلال الدین شیخ

مسل نمبر 8853: مَیں مرزا عنایت اللہ ولد مکرم مرزا عبد القیوم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 53 سال تاریخ بیعت 1971، ساکن ہڑہڑی ڈاکخانہ ہڑہڑی ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 1 بیگھا۔ میرا گزارہ آمد از جائداد ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلبل احمد　　العبد: مرزا عنایت اللہ　　گواہ: عجیب الرحمن

مسل نمبر 8854: مَیں نور حسین (ناگر شیخ) ولد مکرم آلف شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مشرف حسین　　العبد: نور حسین شیخ　　گواہ: زین الحق

مسل نمبر 8855: مَیں ظہیر الشیخ ولد مکرم مطہر حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مشرف حسین　　العبد: ظہیر الحق　　گواہ: زین الحق

مسل نمبر 8856: مَیں محمد کبیر الاسلام ولد مکرم محمد ہدایت الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 5 کٹھا۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ربی الاسلام　　العبد: محمد کبیر الاسلام　　گواہ: زین الحق

مسل نمبر 8857: مَیں لجنہ خاتون زوجہ مکرم ربی الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 3 تولہ 22 کیریٹ، زرعی زمین 5 کٹھا بصورت حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ربی الاسلام　　الامۃ: لجنہ خاتون　　گواہ: زین الحق

مسل نمبر 8858: مَیں ربی الاسلام ولد مکرم خیر الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زین الحق　　العبد: ربی الاسلام　　گواہ: مشرف حسین

مسل نمبر 8859: مَیں سریدہ خاتون زوجہ مکرم زین الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2000، موجودہ پتا: بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، مستقل پتا: دیوگاؤں (فالاکٹا) ضلع علی پوردوار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1 تولہ 22 کیریٹم حق مہر مبلغ -/61,000 روپئے، دس ہزار روپئے وصول شد، بقیہ -/51,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور الحق　　الامۃ: سریدہ خاتون　　گواہ: زین الحق

مسل نمبر 8860: مَیں حسن شیخ ولد مکرم غیاث الدین احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مشرف حسین　　العبد: حسن شیخ　　گواہ: زین الحق

مسل نمبر 8861: مَیں جنت الفردوس بنت مکرم ہدایت الاسلام صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ربی الاسلام　　الامۃ: جنت الفردوس　　گواہ: زین الحق

مسل نمبر 8862: مَیں محمد اشرف الاسلام ولد مکرم محمد ہدایت الاسلام صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا

کلامُ الامام

”تم لوگ متقی بن جاؤ اور
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمھارے ساتھ ہوگا۔“
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 200)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

”اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق
حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ۔“
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 108)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ربی الاسلام العبد: محمد اشرف الاسلام گواہ: زین الحق

مسل نمبر 8863: مَیں ساعون بسواس ولد مکرم ریاض الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن عظمت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 2.5 ڈسمل۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8999 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اختر حسین العبد: ساعون بسواس گواہ: اطیع الرحمن

مسل نمبر 8861: مَیں رُونا لیلیٰ زوجہ مکرم ساعون بسواس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال، ساکن عظمت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 2.5 ڈسمل، زیور طلائی چین 12.5 گرام، بالے 3 گرام (22 کیریٹ)، حق مہر -/21,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اطیع الرحمن الامۃ: رونا لیلیٰ گواہ: اختر حسین

مسل نمبر 8865: مَیں دانیال احمد ولد مکرم علی قادر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی، ساکن تاراکوٹ ضلع جاجپور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: شیخ علی قادر العبد: دانیال احمد گواہ: محی الدین احمد

مسل نمبر 8866: مَیں مجیب احمد سلام ولد مکرم محمد نور الدین عالم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن بالیہ راہٹ ڈاکخانہ سمبل پور ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ مشیر الدین العبد: مجیب احمد سلام گواہ: عبدالرحیم

مسل نمبر 8867: مَیں مبشرہ بیگم زوجہ مکرم مجیب احمد سلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن بالیہ راہٹ ڈاکخانہ سمبل پور ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کا پھول اور چین کُل وزن 5 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عبدالرحیم الامۃ: مبشرہ بیگم گواہ: شیخ مشیر الدین

مسل نمبر 8868: مَیں امتہ الشافی بنت مکرم شیخ حفیظ اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن قاضی محلہ (مبارک پور) ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد اسحق خان الامۃ: امتہ الشافی گواہ: شیخ غیاث الدین

مسل نمبر 8869: مَیں شیخ سلطان ولد مکرم شیخ رحمن صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 57 سال تاریخ بیعت 1994، ساکن پٹھان محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ غیاث الدین العبد: شیخ سلطان گواہ: عمران خان

مسل نمبر 8870: مَیں امتہ الکافی بنت مکرم شیخ حفیظ اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن قاضی محلہ (مبارک پور) ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد اسحق خان الامۃ: امتہ کافی گواہ: شیخ غیاث الدین

مسل نمبر 8871: مَیں صبیحہ بابر زوجہ مکرم لطیف احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن مبارک پور ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی انگوٹھی، ٹوپس، جھمکا (کُل وزن 8.180 گرام 22 کیریٹ)، زیور نقرئی 127 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ عبدالرشید الامۃ: صبیحہ بابر گواہ: سید فہیم احمد

مسل نمبر 8872: مَیں توفیتن بی بی زوجہ مکرم منصور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 65 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا (بانکی) ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار، کان کا پھول، بالیاں (کُل وزن 27 گرام 22 کیریٹ)، حق مہر -/2000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: راشد جمال الامۃ: توفیتن بی بی گواہ: شاہ رخ خان

مسل نمبر 8873: مَیں سمسو رابی بی زوجہ مکرم ضیافت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا (بانکی) ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی ہار 10 گرام، کان کے پھول 2 گرام (22 کیریٹ)، زیور نقرئی 2 پازیب 30 گرام، حق مہر -/15,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: راشد جمال الامۃ: سمسو رابی بی گواہ: ضیافت خان

مسل نمبر 8874: مَیں فرزانہ بی بی زوجہ مکرم عصمت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی، ساکن تارپوری ساہی ڈاکخانہ نرگاؤں ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 10 گرام، ہاتھ کی بالی 10 گرام، 1 ہار 25 گرام، ناک کا پھول 1 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 2 سیٹ 70 گرام، حق مہر: -/11,500 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو
ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ (ترمذی)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

کلامُ الامام

’’نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی
صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 3)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال　　الامۃ: فرزانہ بی بی　　گواہ: ارادت خان

مسل نمبر 8875: مَیں شہباز خان ولد مکرم بشیر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا (بانکی) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال　　العبد: شہباز خان　　گواہ: ماجد خان

مسل نمبر 8876: مَیں سلابت خان ولد مکرم محسن خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیونگ عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا (بانکی) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ڈرائیونگ ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال　　العبد: سلابت خان　　گواہ: شاہ رخ خان

مسل نمبر 8877: مَیں روقیہ بانو زوجہ مکرم شیخ مشکور صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا (بانکی) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 گلے کا ہار 28 گرام، 2 ہاتھ کی بالیاں 8 گرام، 4 سیٹ کان کا پھول 8 گرام، 2 انگوٹھی 2 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 2 سیٹ پازیب 36 گرام، 1 کمر بند 20 گرام، 15 انگوٹھی 15 گرام، حق مہر: -/50,500 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلابت خان　　الامۃ: روقیہ بانو　　گواہ: شارخ خان

مسل نمبر 8878: مَیں شہدا بی بی زوجہ مکرم منصور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا (بانکی) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 5 گرام، 2 کان کے پھول 2.5 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، حق مہر -/50,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور خان　　الامۃ: شہدا بی بی　　گواہ: راشد جمال

مسل نمبر 8879: مَیں فرحتن بیگم زوجہ مکرم صلابت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا (بانکی) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 6 گرام، 1 گلے کا ہار 4 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 1 پازیب 40 گرام، زمین 4 ڈسمل، حق مہر -/12,500 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صلابت خان　　الامۃ: فرحتن بیگم　　گواہ: شاہ رخ خان

مسل نمبر 8880: مَیں منیرہ بی بی زوجہ مکرم بفاتی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن نارا گنگا (بانکی) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/2500 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال　　الامۃ: منیرہ بی بی　　گواہ: ضیافت خان

مسل نمبر 8881: مَیں سکینہ بیگم زوجہ مکرم مختار شاہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/12,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبداللہ اسلم　　الامۃ: سکینہ بیگم　　گواہ: غلام عظیم

مسل نمبر 8882: مَیں صراطُ بیگم زوجہ مکرم محمد غلام نبی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 کان کے پھول 2 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: -/2,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبداللہ اسلم　　الامۃ: صراطُ بیگم　　گواہ: غلام عظیم

مسل نمبر 8883: مَیں صدیقہ بیگم زوجہ مکرم محمد موعین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 گلے کا ہار 30 گرام، 2 کان کے پھول 5 گرام، 2 ہاتھ کی بالیاں 10 گرام، 1 انگوٹھی 5 گرام (تمام زیور 24 کیریٹ)، زیور نقرئی: 2 سیٹ پازیب 45 گرام، حق مہر: -/1,10,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبداللہ اسلم　　الامۃ: صدیقہ بیگم　　گواہ: محمد معین

مسل نمبر 8884: مَیں ممتاز بیگم زوجہ مکرم محمد ماجد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 40 گرام، زیور نقرئی: پازیب 10 گرام، کمر بند 10 گرام، زمین 2.5 گنٹھ، حق مہر: -/5000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبداللہ اسلم　　الامۃ: ممتاز بیگم　　گواہ: محمد معین

مسل نمبر 8885: مَیں حلیمہ بیگم زوجہ مکرم نادر شاہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام عظیم　　الامۃ: حلیمہ بیگم　　گواہ: شیخ عبداللہ اسلم

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Rageeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ۝لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ۝ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

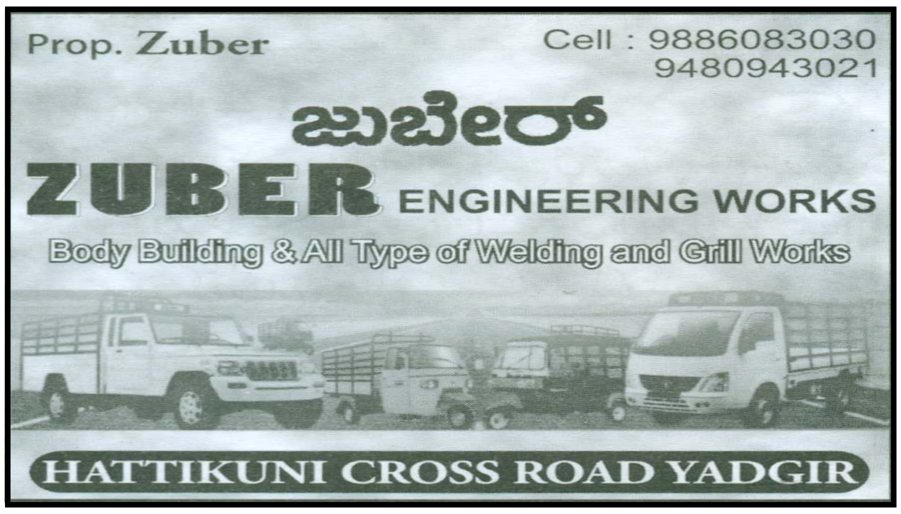

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد مکرم شیخ جبار الدین صاحب مورخہ 21 / جون 2018 بروز جمعرات بوقت صبح 3 بجکر 40 منٹ پر 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

والد صاحب جماعت احمدیہ تاراکوٹ صوبہ اُڈیشہ کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ سے کہہ رہے ہیں کہ ’’مَیں اِس زمانہ کا امام مہدی ہوں، میری بیعت کرو۔‘‘ جس پر آپ 1965 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔ والد صاحب پنجگانہ نماز کا التزام کرتے، نماز تہجد باقاعدگی سے پڑھتے۔ بیعت کے بعد آپ کی بہت زیادہ مخالفت ہوئی مگر آپ نے ہر ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا۔ صبر کا اس قدر مادہ تھا کہ مخالفین نے بھی ہار مان لی۔ آپ مخالفین کو یہ کہتے کہ جو کہنا ہے مجھے کہو میرے پیارے امام مہدی کو کچھ مت کہو۔ والد صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق تھا، بہت مہمان نواز تھے۔ زکوٰۃ، صدقہ اور چندوں کی ادائیگی میں پیش پیش رہتے۔ آپ کو اپنے کئی عزیز واقارب اور دوستوں کو تبلیغ کر کے جماعت میں داخل کرنے کی توفیق ملی۔ آپ ایک اسکول میں ٹیچر تھے، جب ان لوگوں کو پتا لگا کہ یہ قادیانی ہے تب انہوں نے آپ کو وہاں سے نکال دیا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک دوسرے علاقہ میں ایک ہائی اسکول میں بطور ہندی ٹیچر جوائن کر رہے ہیں اور رمضان کا مہینہ ہے، یہ خواب من وعن پوری ہوئی۔ آپ نے اُس اسکول میں مسلسل 36 سال بطور ہندی ٹیچر کام کیا اور صوبہ اُڈیشہ کے Chief Examiner رہے۔ غریبوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ جہاں والد صاحب کی ڈیوٹی تھی وہاں صرف ہم لوگ ہی اکیلے احمدی تھے۔ والد صاحب نماز جمعہ، تراویح وغیرہ پڑھایا کرتے تھے۔ سب بچوں کو قرآن کریم انہوں نے ہی سکھایا۔ آپ ایک اچھے داعی الی اللہ تھے۔ جیسے ہی تنخواہ آتی فوراً سیکرٹری مال تاراکوٹ کو چندہ ادا کرتے۔ والد صاحب نے دو بیٹوں کو خدا کی راہ میں وقف کیا۔ بڑا بیٹا شیخ اسلام الدین احمدی صوبہ ہریانہ میں بطور معلم سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہا ہے اور خاکسار بطور مبلغ سلسلہ صوبہ کرناٹک میں خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ آپ نے 4 سال بطور زعیم انصار اللہ تاراکوٹ خدمت کی توفیق پائی۔ 2005 کے جلسہ سالانہ قادیان میں آپ کو مع فیملی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف ملا۔ آپ بہت کفایت شعار تھے۔ اپنے اوپر بہت کم خرچ کرتے اور دوسروں کی خوب مہمان نوازی کرتے۔ خلافت سے بہت زیادہ محبت تھی اور خلیفہ وقت کی ہر نصیحت پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

از شیخ علام الدین احمد شاہد (مربی سلسلہ کرناٹک)

......☆......☆......☆......

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات 2018 کی تاریخیں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات کے سالانہ اجتماعات 2018 کیلئے مورخہ 12-13-14 / اکتوبر 2018ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ تمام ذیلی تنظیمات کے ممبران و ممبرات ابھی سے دعاؤں کے ساتھ قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔ نیز ان اجتماعات کی ہر لحاظ سے کامیابی کیلئے مسلسل دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ادارہ)

کلامُ الامام

’’جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا
خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 111)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

کہ میں صحیح جگہ پر ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے ہدایت کا راستہ دکھایا ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ جس طرح میرا ایمان پختہ ہو گیا ہے میرے گھر والے بھی اسلام کو جانیں اور ان کا ایمان بھی پکا ہو۔

پھر محمد مباہو عزیز صاحب کیمرون سے ہیں کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت نے عورتوں میں جو تقریر کی تھی وہ ہماری نئی نسل کی تربیت کیلئے بہت اہم ہے۔ سوشل میڈیا کا استعمال کیا ہونا چاہئے یہ سب باتیں اس وقت کی اہم ضرورت ہیں اگر ہم نے اپنے بچوں کو اس ماحول سے نہ بچایا تو وہ انسانیت اور اسلام سے بہت دور چلے جائیں گے ہمیں اس تعلیم کو اپنانا ہوگا۔ پھر کہتے ہیں کہ فحشاء کی جو تفسیر حضور انور نے اپنی آخری تقریر میں کی وہ بہت اثر رکھنے والی تھی۔ اگر ہم خلیفہ وقت کی اس تفسیر کو سمجھیں اور اس پر عمل بھی کریں تو ہم اپنی نئی نسل کو پاک صاف معاشرہ دے سکتے ہیں لفظ فحشاء کی اس تفسیر نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے یہ ایسا بہترین نکتہ ہے جس کو میں اپنی زندگی کا حصہ بنائے رکھوں گا۔

فلپائن سے جارج کرینو صاحب آئے تھے۔ یہ ٹی. وی چینل اے. بی. ایس. سی. بی. این کے معروف مارننگ شو کے میزبان ہیں کہتے ہیں کہ یہ میری زندگی میں پہلا موقع تھا کہ میں نے اس قدر کثیر تعداد میں مختلف ملکوں اور رنگ و نسل کے لوگوں کو ایک جگہ جمع دیکھا۔ بطور صحافی مجھے ہزار ہا جلسے دیکھنے کا موقع ملا مگر جس قدر سکون تحمل اور نظم و ضبط کے ساتھ جلسہ سالانہ یو. کے کی کارروائی ہوئی ہے اس کی مثال میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اس جلسہ نے میرے ذہن کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ کھول دیا ہے اور مجھے ایک نیا زاویہ نظر دیا ہے۔ اس کی وجہ سے مجھے ایک نئے کلچر، تہذیب و تمدن کو دیکھنے کا موقع ملا جو فلپائن کے کلچر سے مختلف ہے۔

کینیڈا سے انڈیجنس لوگوں کا وفد بھی شامل ہوا تھا انھوں نے اپنے سروں پر اپنے بڑے بڑے روایتی تاج پہنے ہوئے تھے۔ ان کے تین قبائل کے چیف اور ایک ان کا یوتھ لیڈر شامل تھا ان کے یوتھ لیڈر میکس فینڈے کہتے ہیں کہ ہمیں خدام کی رضا کارانہ خدمت نے بہت متاثر کیا ہم واپس جا کر جلد ہی احمدی یوتھ اور فرسٹ نیشن کی یوتھ کے ساتھ اکٹھے پروگرامز کریں گے احمدی نوجوانوں جیسا نظم و ضبط میں نے کسی قوم میں نہیں دیکھا۔ ان کے ایک چیف روگو ریگ مین کہتے ہیں کہ مجھے سگریٹ نوشی کی بہت عادت ہے بلکہ تمباکو نوشی ہمارے مذہب کا ایک رکن ہے اور اسے روحانیت کیلئے اچھا سمجھا جاتا ہے۔ مگر جب خلیفہ وقت نے جماعت کے لوگوں کو یہ کہا کہ سگریٹ نوشی سے اجتناب کرنا ہے تو چیف نے کہا کہ میں نے بھی عہد کیا اور اس بات کا اظہار بھی کیا کہ میں جلسہ کے دنوں میں سگریٹ نوشی سے پرہیز کروں گا اور پھر اپنے وعدے پر یہ قائم بھی رہے۔ پھر کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کے خطاب کو سننے کے بعد میرا تاثر یہ ہے کہ اگر اسلام کی تعلیم محبت کرنا امن پھیلانا اور انسانیت سے ہمدردی ہے جیسا کہ آپ نے اپنے خطاب میں بیان کیا ہے تو میں ضرور ایک احمدی مسلمان بننا پسند کروں گا۔

پھر فرسٹ نیشن کے ایک چیف لیگ راو چائل کہتے ہیں جو عزت اور محبت ہمیں اس جلسہ پر ملی ہے وہ ہماری صدیوں پرانی تعلیم سے مشابہت رکھتی تھی جیسا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور اخوت سے رہتے تھے ہماری تمام ضروریات پوری کی گئیں۔ میں نے جماعت احمدیہ میں دیکھا ہے کہ نہ تو یہ لوگ ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں نہ ایک دوسرے سے بحث کرتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں۔

اٹلی کے پروفیسر رفائے لازی صاحب جو ایک سٹڈی سینٹر کے ڈائریکٹر ہیں کہتے ہیں کہ بیعت کے دوران احمدیوں کی جو ایمان کی حالت تھی وہ غیروں کو بھی محسوس ہوئی ہے میں نے سائیکالوجی پڑھی ہے اور مجھے انسان کے چال چلن اور رویے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص اپنے ایمان کے دعوے میں کتنا سنجیدہ ہے اور مجھے احمدیوں کو دیکھ کر یقین ہو گیا ہے کہ آپ لوگوں کے ایمان کا معیار بہت بلند ہے۔

ایک مہمان لینٹ اومیلین کہتی ہیں کہ اس سال پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا میرا خیال ہے کہ ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں کم علم رکھتا ہو وہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو جائے تو جلسہ کے اختتام پر اس موضوع پر علم کا سمندر لے کر لوٹے گا۔

حضور انور نے جلسہ کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے کوریج کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: الاسلام ویب سائٹ کے ذریعہ آٹھ لاکھ باسٹھ ہزار مرتبہ وزٹ کیا گیا اور ویڈیوز بھی دو لاکھ اٹھارہ ہزار لوگوں نے دیکھیں۔ آن لائن اور پرنٹ میڈیا میں 53 خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ریڈیو پر بیس خبریں نشر ہوئیں ٹی وی پر چار خبریں نشر ہوئیں۔ کل ملا کر رپورٹس کی تعداد ستر بنتی ہیں اس کے ذریعہ سے چھبیس ملین سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچا۔

افریقہ میں 15 ٹی. وی چینلز نے جلسہ یو. کے کی کارروائی نشر کی۔ مجموعی طور پر پچاس ملین افراد نے افریقہ میں جلسہ کی کارروائی دیکھی۔ اس حوالہ سے سینکڑوں تاثرات بھی موصول ہوئے ہیں۔

حضور انور نے جلسہ کے کارکنان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ سب رضا کار ایک خاموش تبلیغ کر رہے تھے بچے بھی عورتیں بھی مرد بھی۔ اس مرتبہ عام طور پر شامل ہونے والے یہ اظہار کر رہے ہیں کہ جلسہ کے تمام کارکنان میں غیر معمولی خوش اخلاقی نظر آئی اور خدمت کے جذبے کا اظہار بھی غیر معمولی تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ سب شاملین کو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے بعد ان خدمت کرنے والوں کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے اور ان کیلئے دعا بھی کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی خدمت کی توفیق دے۔

فرمایا: مَیں بھی سب کارکنان اور کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے اور آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ خلافت احمدیہ کے یہ مددگار بنے رہیں۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 16-August-2018 Issue. 33

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

- میں کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ جو اسلام دنیا کو پیش کرتی ہے اور جس رنگ میں اپنے ممبران کی تربیت کر رہی ہے اس سے بہت جلد دنیا اسلام احمدیت میں داخل ہو جائے گی
- غیر احمدی علماء کے پاس کچھ نہیں ہے، اسلام کے بارے میں اگر کسی نے حقیقی تعلیم حاصل کرنی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے پاس آئے
- لوگ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کفر اور گمراہی میں مبتلا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہی سچے مسلمان ہیں
- یہی سچا اسلام ہے اور یہی حقیقی اخوت ہے، جماعت احمدیہ ایک واحد عالمی تنظیم ہے جس کی مثال کہیں بھی نہیں ملتی، جماعت احمدیہ کا ماٹو نہایت عمدہ ہے ہر دل میں کیل کی طرح گڑ جاتا ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے والے غیر احمدی اور غیر مسلم مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 ؍اگست 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمد للہ گزشتہ اتوار کو اپنی برکات بکھیرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ سالانہ یو.کے اپنے اختتام کو پہنچا۔ یہ تین دن بڑے بابرکت تھے۔ حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں خلاصۃً بعض مہمانوں کے تاثرات آپ کے سامنے رکھوں گا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جلسہ کی برکات کا دوسروں پر بھی کتنا اثر ہوتا ہے۔

بینن کے ایک مہمان ویلنٹین ہودے صاحب جو کہ آٹھ سال وزیر رہ چکے ہیں اور اس وقت ممبر آف پارلیمنٹ ہیں جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے جلسہ سالانہ سے وہ کچھ حاصل کیا ہے جو میں کثیر رقم خرچ کر کے بھی حاصل نہ کر سکتا تھا۔ ایک پرسکون اور روحانی ماحول تھا جس میں مجھے رہنے کا موقع ملا میں نے آج تک اتنا منظم اجتماع نہیں دیکھا جس میں چالیس ہزار کے قریب لوگ شامل تھے۔ مختلف قوموں اور رنگوں اور نسلوں کے لوگ ہیں لیکن پھر بھی اتنا پرسکون ماحول ہے اور نہ کوئی لڑائی نہ جھگڑا ہر ایک دوسرے کی خدمت میں مصروف ہے چھوٹے بڑے بوڑھے جوان مستورات بچیاں سب اعلیٰ اخلاق کے ساتھ دوسرے کے آرام کیلئے کام کر رہے ہیں میرے لئے یہ بہت بڑی بات ہے اور حیرانگی کی بات ہے کہ اتنے بڑے مجمع میں نہ کوئی پولیس نہ کوئی فوج نظر آئی ہر طرف جماعت احمدیہ کے رضا کار ہی کام کرتے نظر آ رہے تھے میں سوچ رہا تھا کہ آج کے دور میں بے لوث اور بے غرض ہو کر کام کرنا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے پھر میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ سب کچھ جماعت احمدیہ میں خلافت کی قیادت کی بدولت ہی ممکن ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ جو اسلام دنیا کو پیش کرتی ہے اور جس رنگ میں اپنے ممبران کی تربیت کر رہی ہے اس سے بہت جلد دنیا اسلام احمدیت میں داخل ہو جائے گی۔ اس جلسہ کی بہت حسین یادوں کو لے کر لندن سے واپس اپنے ملک لوٹ رہا ہوں میرے لئے یہ لمحات ناقابل بیان ہیں۔

بینن کے ہی ایک مہمان چیوانو پاسکل صاحب جو بینن کی وزارت Development Planning میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں کہتے ہیں کہ میں نے بہت کانفرنسیں دیکھی ہیں لیکن آپ کے جلسہ کی طرح منظم اور کامیاب جلسہ پہلے کبھی نہیں دیکھا اس جلسہ میں تمام کام کرنے والے کارکنان اپنی ذمہ داریوں کو بڑی اچھی طرح جانتے تھے اور ان فرائض کو بڑے احسن رنگ میں ادا کر رہے تھے۔ چالیس ہزار کی تعداد کو کھانا کھلانا حیران کن تھا لیکن سب سے بڑی اور ناقابل یقین بات یہ ہے کہ تمام کھانا پکانے والے اور کھلانے والے سب رضا کار تھے اگر ساری دنیا میں اس جذبے کے تحت کام کیا جائے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ دنیا سے جنگ و جدل ختم ہو جائے اور بنی نوع انسان کے مسائل ختم ہو جائیں۔ میں جماعت احمدیہ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اس کا بچہ بڑا نوجوان بوڑھا اور مستورات سب ہی منظم اور مہذب لوگ ہیں۔

ہیٹی کے صدر مملکت کے نمائندے جوزف پیرے صاحب کہتے ہیں یہ جلسہ میری زندگی کا بہت ہی اچھا تجربہ تھا جو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا کارکنان کے بے مثال طرز عمل نے میری آنکھیں کھول دی ہیں بلکہ اسلام کے بارے میں میرے خیالات کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔

آئیوری کوسٹ سے سپریم کورٹ کے ایک جج تمریلی صاحب آئے تھے جو آئیوری کوسٹ کی نیشنل کونسٹی ٹیوشنل کونسل کے ایڈوائزر بھی ہیں۔ کہتے ہیں میں مسلمان ہوں اور گزشتہ بیس سالوں سے مختلف اسلامی فرقوں کے مذہبی پروگراموں میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے لیکن مجھے ان بیس سالوں میں اسلام کا وہ علم حاصل نہیں ہوا جو جلسہ کے ان تین دنوں میں ہوا ہے۔ ان تین دنوں میں روحانی طور پر مجھے جو ترقی ملی ہے وہ گزشتہ بیس سالوں میں نہیں ملی۔ کہتے ہیں کہ غیر احمدی علماء کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اسلام کے بارے میں اگر کسی نے حقیقی تعلیم حاصل کرنی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے پاس آئے۔

جاپان سے آنے والے وفد میں شامل ایک خاتون یوکیکو کونڈو صاحبہ میرے خواتین سے خطاب کے متعلق کہتی ہیں کہ اس سے پتا چلتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی نصائح وہ پروٹیکشن ہیں کہ جن کے سائے تلے احمدیت ترقی کر رہی ہے۔ خاندانوں کو جوڑنا اور مشینی دنیا سے باہر نکلنا واقعی اس وقت دنیا کی ضرورت ہے۔ کہتی ہیں ہم یہ سوچ رہے تھے کہ وہ کون سی طاقت ہے جو جماعت احمدیہ کے افراد میں دینی خدمت کا جذبہ اور جوش قائم رکھے ہوئے ہے۔ یہ سوال ہمارے ذہنوں میں گردش کر رہا تھا لیکن جلسہ کے پہلے دن ہی دعا میں شامل ہو کر اور امام جماعت احمدیہ کی نصائح سن کر یقین ہو گیا کہ دعا ہی وہ طاقت ہے جو جماعت احمدیہ اور دنیا بھر کے درمیان امتیاز پیدا کر رہی ہے۔ جلسہ میں ہمیں بار بار دعا کرنے کا موقع ملا دعا کے بعد ہم نے دیکھا کہ ہمارے دل بھی ہلکے ہوئے ہیں اور ہماری روح کو ایک تازگی ملی ہے۔

جاپان سے آئے ہوئے ایک مہمان نشیدا صاحب جو کہ بدھ مت کے چیف پریسٹ ہیں کہتے ہیں بیعت کی تقریب دیکھ کر احساس ہوا کہ ہمارا ایک خدا ہے اس کے آگے جھکا جائے تو دلوں کو اطمینان ملتا ہے اور گناہ دھل جاتے ہیں نیز اگر سب انسان اختلافات ختم کر کے ایک ہونا چاہیں تو ہو سکتے ہیں پھر کہتے ہیں بیعت کی تقریب میں شامل ہو کر بے اختیار ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ہم بھی سجدے میں گر گئے اور ہمیں لگا کہ واقعی ہمارے گناہ دھل رہے ہیں۔

انڈونیشیا کی ایک مہمان خاتون ہیں جو کہ مسلمان عورتوں کی ایک تنظیم کی رہنما ہیں کہتی ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کفر اور گمراہی میں مبتلا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہی سچے مسلمان ہیں جو نماز کے پابند ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد بھی بڑے اچھے طریق سے ادا کر رہے ہیں ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں ہر بات کرنے سے پہلے السلام علیکم کہتے ہیں ہر پروگرام میں نظم و ضبط اور اطاعت کے ساتھ پیروی کرتے ہیں۔

انڈونیشیا سے آئے ہوئے ایک غیر احمدی سکالر جو وہاں ایک یونیورسٹی کے شعبہ فلسفہ کے ہیڈ بھی ہیں کہتے ہیں کہ یہی سچا اسلام ہے اور یہی حقیقی اخوت ہے۔ جماعت احمدیہ ایک واحد عالمی تنظیم ہے جس کی مثال کہیں بھی نہیں ملتی۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو نہایت عمدہ ہے ہر دل میں کیل کی طرح گڑ جاتا ہے۔

گنی کناکری کے ایک صوبے کی گورنر سارنگ بیک کمارا صاحبہ کہتی ہیں مَیں تو یہی سمجھتی ہوں کہ احمدیہ جماعت ایک منظم اور ایک امام کے اشارے پر چلنے والی جماعت ہے اور یہی اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے جس پر عمل کرتے ہوئے ہم آج ایک جماعت بن سکتے ہیں۔ کہتی ہیں کہ ہمارے ملک میں بھی اللہ تعالیٰ امن قائم فرمائے اور حقیقی اسلام کا قیام عمل میں آئے۔

گوئٹے مالا کی ایک صحافی خاتون گلیڈیز رمیریز کہتی ہیں کہ مجھے جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کر کے حقیقی اسلامی تعلیمات سے آگاہی ہوئی۔ مَیں اس پرامن اسلامی معاشرے سے بے حد متاثر ہوں اور میرا یقین ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد حقیقتاً امن و سلامتی کا عملی رنگ میں قیام کر رہے ہیں۔

میکسیکو سے ایک نومبائعہ الزبتھ پریرا صاحبہ کہتی ہیں کہ مَیں جانتی ہوں کہ اسلام امن کا مذہب ہے مگر میرے گھر والے مجھے یہاں آنے سے روک رہے تھے اور مجھے ڈرا رہے تھے مگر یہاں پہنچنے کے بعد میں نے اس کے برعکس پایا۔ کہتی ہیں ایئرپورٹ سے ہمیں رسیو کرنے سے لے کر جلسہ سالانہ کے تینوں دن تک جو رضا کاروں کا جذبہ اور سلوک میں نے دیکھا ہے اس سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔

پھر میکسیکو کی ہی ایک نومبائعہ لورا بریتس سوویرانوس صاحبہ کہتی ہیں کہ رضا کار کبھی کبھار میری بات نہیں سمجھ پاتے تھے لیکن زبان کا فرق احمدیوں کے مابین تعلقات میں روک نہیں بن سکتا۔ خدا تعالیٰ کے پیار نے ہمیں ایک بنا دیا ہے۔ میں ایسے محسوس کر رہی ہوں جیسے اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوں اور خلیفہ وقت کے خطابات سن کر میں نے اپنا جائزہ لیا کہ مجھ میں کون سی کمزوریاں ہیں اور اب مجھے یقین ہے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad